

ٹھک ٹھک سے بوجھل لہجوں کی لہ آکسیر  
ابنِ صفیؒ کی زندہ جاوید تحریر  
عسراں کا ایک مکمل کارٹون

# ادھوراوی ابنِ صفیؒ



تھکے تھکے دیوچل لہوں کے لیے اکسیر  
ابن صفہؒ کا زندہ جاوید تہذیب  
عسراں کا ایک نیک ناکارہ لہ

## ادھو لادوی ابن صفہ

سیکریٹ سروس کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے تنویر نے اس حکم کی تعمیل کی مٹی بیکن دول پر اسے چلے گئے تھے اچھا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ جولیا اور عمران خوش غلیوں میں مصروف ہیں اور وہ دوسرے اُن کی نگہبانی کرتا رہے۔ ایکس فو کے حکم کے مطابق اسے اس پہلو پر بھی نظر رکھنی تھی کہ اُس کے علاوہ اور کوئی بھی تو اُن میں دچکپی نہیں لے رہا۔ جولیا عمران کے شانے پر ہاتھ مار کر کہہ رہی تھیں کہ جی سنی اور تنویر دل ہی دل میں اپنے ٹھکانے پر دیکھ رہے ہیں گویا ان سے رابطہ تھا۔ وہ دونوں محسن تھے اور ایسا تھا جیسے انھیں وہاں تنویر کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔

"اتج سے تمھاری عمر پانچ سال اور میری کاخ سال، عمران جولیا سے کہہ رہا تھا۔ اب بتاؤ تمھارے لیے کیا منصوبہ ہے؟" "میں ڈراہس، جولیا ملا تنویر نے اُن سے متوجہ ہی دودھا ملے پر اپنے لیے ایک میز منتخب کی تھی اور میٹھا مبل بٹن رہا تھا۔ یہاں کی مخصوص ڈش ماہی مسلم تھی اور جولیا کو پہلی کی بڑے نفرت تھی، اس لیے تنویر وہ گھنٹا بیٹھے۔

"لیکن میں پہلی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، عمران اس کی کھانوں میں دیکھنا ہوا بولا۔

"نام نہ لاویسے سامنے مچلی کا۔"

عمران نے کسی تدریجی آواز میں کہا اور اس پاس کے لوگ بڑبڑا کر اٹھیں دیکھنے لگے۔

"یہ کیا ہے ہوئی ہے۔" جولیا آہستہ سے بولی۔

"مجھے کہتے دیکھو تم سے زیادہ ہڈیوں کی عورت آج تک میری نظر سے نہیں گزری۔ عمران کی آواز اب بھی اونچی تھی تنویر کے منہ سے پھوٹنے لگے اور وہ بھول گیا کہ یہاں کیوں رہا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر اُن کی میز کے قریب جا بیٹھا۔

"مجھے زیادہ بدخیز ہو۔" وہ عمران کو گھورتا ہوا اس سے بولا۔

"اچھا جی...! تم کون ہو؟" عمران کے تنویر نے تنویر سے جولیا کی طرف دیکھا، لیکن اس نے پہلے ہی اپنا منہ لپکا تھا۔ اسے پہچاننا یہاں تنویر کی موجودگی کا علم نہیں تھا لیکن وہ اس کی پشت تنویر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم اس بدخیز کو برواشت کر رہی ہو تنویر نے اس بار جولیا کو مخاطب کیا کچھ اور بھی کہنے کا ارادہ تھا لیکن الفاظ صاف ہی اس میں گھٹ کر رہ گئے کیونکہ اچانک عمران نے اس کا گریبان پکڑ کر اس طرح جھٹکا کہ وہ تنویر کی طرف جھٹکتا چلا گیا۔ پھر بیٹھے ہی بیٹھے اس کی ٹھوڑی پر گھنٹا بھی ملنا تھا۔ تنویر کے حلق سے نکلی سی کراہ نکلی اور وہ چاروں خانے چت ہو گیا۔ اس کے بعد اچھا خاصا منگھڑا برہا ہو گیا تھا۔

لوگ چاروں طرف سے دوڑ پڑے تھے۔ ان میں ہوش کا اور کایک بھی شامل تھے۔ جتنی دیر میں تنویر دوبارہ اُٹھتا تھا کہ کیا ہو گیا تھا لیکن ذاب وہاں عمران تھا اور جولیا ملتی ملتی کوئی غیر ملکی انگریزی میں چپٹے لگا۔ میرا بریوٹ کیس... میرا بریوٹ کیس... چور... چور... چور... چور... اور پھر تنویر پر بھولکھا ہٹ کا دودھ پڑا تھا۔ لوگ اسے گھومنے سوالات کی بجھا کر رہے تھے اور وہ بکھڑے ہوئے۔

نہیں...! دیکھنا بڑا مجمع سے نکل ہی جانا چاہتا تھا کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

تنویر بھول کر پٹ پٹا۔

سنانے ایک سفید فام انہی کھڑا اسے گھورے جا رہا تھا پھر وہ ٹھکانہ بیٹھے میں بولا۔ میرے ساتھ چلو۔

"کیوں... کون ہو تم؟" تنویر غرا گیا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔" وہ اسے کھینچتا ہوا صدر دروازے کی طرف لے چلا۔ دوسرے... تھے... رہ گئے لیکن دوسرا آدمی ابھی تک اپنے برتن میں سے لیے چپنے جا رہا تھا۔ غیر ملکی تنویر کو مجھے نکال دیا...!

"گالری میں بیٹھ جاؤ۔" اس نے ایک سے کھڑی ہوئی گاڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

تنویر امداد تو نہیں چل گیا، کیوں بیٹھ جاؤں؟" "چوہر کہا جا رہا ہے کہ گاڑی کے اندر سے آواز آئی۔ اور اب تنویر سے پہلی نشست پر نظر ڈالو... ایک آدمی گاڑی میں موجود تھا اور اس کے ریلواری کی ٹالی تنویر ہی کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

"لال لیکن سب کیا ہے؟" تنویر نے بھڑائی ہوئی آواز میں احتجاج کیا۔

"بیٹھو...!" اسے زوردار دھکا دیا گیا۔ پھر چپ چاپ گاڑی میں بیٹھتے ہی جی تھی... اور اب اسے پورے طرح ہوش آ گیا تھا۔ کیسی حماقت سرزد ہوئی تھی؟ وہ دل ہی دل میں خود کو گالیاں دیتا رہا۔ آخر وہ اس حقیقت کو کیسے فراموش کر بیٹھا تھا کہ عمران اور جولیا پر نظر کیسے کیا بات ابھی تو اسے جی تھی یعنی وہ ڈیوٹی پر تھا۔ آخر ایسی حالت میں اسے غصہ آیا ہی کیوں؟ ابہرہ نہیں کن حالات سے گزرتا ہے گا کارائٹروٹ سے کسی نامعلوم منزل کی طرف رواد ہوئی تھی تنویر خاموش ہی رہا اور اب تو وہ اپنے ٹھکانے میں لاہر داہی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن سوال تو یہ ہے کہ ان لوگوں نے آخر اسے کیوں دھرا لیا تھا؟

کہ ان کے نام معلوم ہی ہونا چاہیے۔ پھر حال اس نے کچھ دیر بعد کہا۔ آخر

"مناسب ہی ہو گا کہ تم اپنی زبان بند رکھو۔ برابر اسے کہو۔

"میں بولنے دوں۔" اگلی سیٹ پر سے ٹھیک سے کہا: "اُس کی آواز میں بڑا ہوش تھا جیسے بھی پسند کیا۔"

"میں بھڑکی۔" تنویر نے تاخیر سے کہا: "تم لوگ اس برعاش کے ساتھی معلوم ہوئے ہو جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا؟"

"تم اسے برعاش کہہ رہے ہو؟" غیر ملکی بولا: "حالا کہ تم خود ہی اٹھ کر اس کی میز کے قریب گئے تھے۔"

"اس نے خواہ مخواہ مجھے گھونہ دیکھا اور اس کا۔"

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ وہ تو اس عورت سے جھگڑا کر رہا تھا جو اس کے ساتھ تھی۔ میں سمجھا شاید تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ دونوں تمھارے لیے انہی تھے۔"

"انہی تو تھے ہی۔" تنویر جلدی سے بولا لیکن وہ مضحکہ اڑانے کے سے اعزاز میں ہنس پڑا تھا۔

"اچھا تو اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر وہ میرے لیے انہی نہیں تھا۔" تنویر نے کہا۔ پھر ایک بیک پر گر کر بولا: "مگر تم کہہ دو مجھ سے باتیں کرنے والے۔" وہ کوئی بھی نہ بولا۔

"تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ ہم کون ہیں اور وہ کون تھا؟" جواب ملا۔

تنویر کو اچانک وہ شخص یاد آیا جو ایک دن اسے ہنگامے کے دوران میں "میرا بریوٹ... میرا بریوٹ کیس؟" کی ایک ٹھکانہ پر

تھا۔ وہ۔ تو یہ بات ہے اس نے سوچا اب یہ لوگ یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ہنگامہ ماسی لیے برہا گیا تھا کہ انگریز کے عالم میں کسی کابریٹ کیس غائب کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے یہ اسی کے ساتھی ہوں جو بریوٹ کیس کے لیے پتہ چلا تھا لیکن نے سنی سے اپنے ہونٹ بیٹھے اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ پہلو میں ریلواری کی نالی بدستور بیٹھ رہی تھی۔ ابہرہ بیٹھے ہوئے اندر سے ہیں انھیں بھلاتا رہا۔ گاڑی سڑک کو چھوڑ کر ایک تلیک ٹانے پر ہوئی تھی۔ پھر وہ اس کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی لے کہا۔

"اب تمھاری آنکھوں پر مٹی باندھی جائے گی۔"

"جو دل چاہے کرو۔" تنویر بغیر کسی سانس کے کہ بولا۔

غیر تو عقل ہی ضبط ہو کر رہ گئی ہے۔

"اندھ رہی ابھی بول لیتے ہو۔"

"کیوں نہ بولوں۔" کیا میں یوں ہی پیدا ہوا تھا؟

"بالکل نہیں۔ بالکل نہیں... تم تو دیوانہ غالب سے

برآمد ہوئے ہو۔" دوسری آدمی ہنس کر بولا۔ اور پھر اس نے تنویر

کی آنکھوں پر پردہ کا قسم چڑھا دیا تھا۔

”تغیر کرنا۔“  
”کلیف جو رہی ہے بھائی۔ آخر کیا ارادہ ہے؟“

”واقعی دوست، تم حیرت انگیز... ایسی با محاورہ اُردو تو میں بھی نہیں بول سکتا۔ دینی آدمی نے کہا۔“

”تم لوگ آخر مجھے سمجھتے کیا ہو؟“

”جلدی اطلاع مل جائے گی کہ تم کس سے کیا سمجھتے ہیں۔“

پھر تغیر کے بولنے سے پہلے ہی گاڑی ایک دھچکے کے ساتھ

لوگ گئی تھی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے اتارا۔ اب وہ

اپنی گریو پر ریا اور کی نال کا داڑھی محسوس کر رہا تھا۔ کچھ دور چلا

پہلے کے بعد اس سے رُکنے کو کہا گیا اور آنکھوں پر سے پردہ کا

تسمہ ہٹا دیا گیا۔ اس نے بوکھلا کر چاروں طرف نظر دوڑائی تھی۔

... یہ کسی عمارت کا ایک بڑا کمرہ تھا۔ دروازے کے قریب ہی ایک

آدمی ریا اور بیٹے کھڑا نظر آیا۔ چرا سے یہاں تک لایا تھا غیر ملکی

کپڑے، دکھائی دیتے تو بڑی بڑی کوٹھڑی سے چار تھا۔

”بیٹھ جاؤ۔“ اس نے ریا اور کی نال سے ایک کرسی کی طرف

اشارہ کیا۔ تغیر نے بے پروائی ظاہر کرتے ہوئے شاؤں کو

جنٹیل دی اور رام سے بیٹھ گیا۔ تغیر نے وہ بعد ایک غیر ملکی

کمرے میں داخل ہوئی اور دینی آدمی کے قریب ہی خشک کر

رہ گئی۔ تغیر کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جلدی تھی۔

”دو شے ضرور آؤ۔ وہ آہستہ سے بولی اور دینی آدمی کے ہونٹوں

پر غصے کی شکر پڑت خود اندر ہوئی۔

”میں کیا تم نے۔“ اس نے تغیر کو اردو میں مخاطب کیا تھا۔

”کیا میں یا؟“ تغیر نے تیز پیچھے میں پوچھا۔

”تم دو شے ضرور آؤ۔“

”کیا میں اس سے؟“ تغیر اٹھ کھڑا دھاڑا۔

”بیٹھے رہو۔“ تغیر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نئی اطلاع پر

اسے شدت سے غصہ آیا تھا۔

”میں اس بے ہودہ مذاق کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ

منکھیاں بھیج کر بولا۔

”یہ کیا کہہ رہا ہے۔“ لوگ نے دینی آدمی سے فرانسیسی...

اس کی دولت سمیٹ کر ایک دن فاقہ ہو گیا۔ تغیر فرانسیسی برسرِ

مقابلہ اس سے بھی مناسب سمجھا کہ اپنے چہرے پر لاطینی کا تار

برقرار رکھے۔

”کیا تم روٹنے نہیں ہو؟“ لوگ نے براہِ راست اس سے

سوال کیا اور تغیر ہونٹوں کی طرح دینی آدمی کی طرف دیکھنے لگا۔

”مجھ سے کیا کہہ رہی ہے؟“ اس نے بالا فرمایا۔

”کیوں بن سہہ ہو؟ دینی آدمی بولا۔ کیا تم فرانسیسی نہیں

سمجھ سکتے؟“

”میں انگریزی کے علاوہ اور کوئی دوسری زبان نہیں جانتا

اس پر دینی آدمی نے قہر لگایا تھا۔ پھر لوگ کے استفسار پر اسے

تغیر کے جواب سے آگاہ کرنے لگا تھا۔

”اچھی بات ہے۔“ لوگ اپنا آدمی ہونٹ پیچھے کر بولی۔

اس سے انگلیش بھی میں ننگو کروں گی؟“

تغیر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر کس خیال میں آپ اسے

دفتر لڑکی آگے بڑھی اور تغیر کا شانہ چھو کر بولی۔ کیا تم روٹنے

نظر دہر نہیں ہو؟“

”میرا نام تغیر ہے۔“ تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔“

”کیا وہ تمہاری بہن جو ریا ناظر دہر نہیں تھی؟“ دینی آدمی

نے سوال کیا۔

”ہاں سبندر کو تغیر دھاڑا۔“

”چو نہیں... چو نہیں...“ لوگ آہستہ سے بولی۔ اگر

تم یہ بتا دو کہ میری بڑی بہن یعنی تمہاری بیوی کہاں ہے تو تم نہیں

جانے دیں گے۔“

”ابھی میری شادی ہی نہیں ہوئی۔“

”اوہ ظالم... تم نے ابھی تک اس سے شادی ہی نہیں

کی؟“ لوگ نے غصی آواز میں کہا۔

”دیکھو لوگ...“ تغیر نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن سلیڈ نام

غیر ملکی کی مداخلت کی بنا پر خاموش ہی رہ گیا۔ وہ بائیں جانب

دائے دروازے سے کمرے میں داخل ہو کر جتنا تھا... بس

بس... ختم کرو۔“ وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ اس نے

آگے بڑھ کر کہا۔ تشدد کے بغیر کچھ نہیں آگے گا۔

”مجھے تو کچھ بائیں بائیں سالگتا ہے۔“ دینی آدمی بولا۔

”کیوں نہ پہلے اس کی ذہنی حالت کا جائزہ لے لیا جائے۔“

”تم تنگ کہتے ہو۔ غیر ملکی سر ہلا کر بولا۔

دینی آدمی نے ریا اور کو جنٹیل دے کر تغیر سے کہا۔

”آنکھو۔“

وہ اسے ایک ایسے کمرے میں لائے جہاں ایک عجیب

دش کی آہنی کرسی کے علاوہ اور کسی شے کا ذکر نہیں تھا۔ البتہ

کرسی سے متعلق ہی غلطی پر کیوٹر قسم کی ایک مین نصب تھی۔

”بیٹھ جاؤ۔“ ریا اور دے نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

”آخر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟“

”بیٹھو...“ تغیر کرسی پر بیٹھ گیا اور غیر ملکی آگے بڑھ کر

اس کے ہاتھوں اور اگلے پاؤں سے اس کے ہاتھ پر پاندھنے

لگا۔ ریا اور کرسی سے آگے تھا۔ دروازہ کھولنے کے لیے متوجہ

بہت ہمدردی سے دیکھتا رہتا۔ چڑنے کے کمرے سے آگے بڑھنے

کے بعد مین پر رکھا تھا ایک آہنی خود آٹھار کراس کے سر پر رکھ دیا

گیا۔ یہ خود برقی تار کے ذریعے اسی کیوٹر ٹرانزیشن سے منسلک تھا۔

تغیر کے دہرنا کوچ کر گئے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب اسے

غیر ارادی طور پر اپنی حقیقت انکشاف دینی پڑے گی۔ اس کرسی پر جتنا

کر رہا تھا چوٹی میں نہیں لائی تھی۔ دفتر پر ملنے سے مین کی

طرف دیکھ کر اس کے کئی سوچ آن کر دیے۔ ملکی اس آواز کے میں

گوشے تھی اور تغیر کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کے

اندر لڑکائی سی شروع ہو گئی ہو۔ عجیب سی لذت تھی... پھر یکایک

یہ لذت بے چوٹی میں تبدیل ہو گئی اور... اور...

”تمہارا کیا نام ہے؟“ اس سے سوال کیا گیا۔ بے چینی...

بے چینی... ذہن ایک ہی دھار سے پر ہوا ہمارا تھا۔

”تغیر...“ اس کی زبان اُٹی۔

”جو ریا نام سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟“

”میں اسے چاہتا ہوں۔“

”بے وقوف آدمی سے تم کیوں اُچھے تھے؟“

”وہ میرا کنبہ ہے۔“

”ایک دفعہ میں اس وقت تمہاری موجودگی کی وجہ کیا تھی؟“

”میرے بہن نے حکم دیا تھا کہ ان دو ذیل پر نظر رکھوں۔“

”تمہارا چیت کون ہے؟“

”نام اور منکر تاؤ۔“

”اس نام کے علاوہ اور کسی دوسرے نام کا علم نہیں۔“

”منکر تاؤ۔“

”وزارت خارجہ کا حکم کارِ خاص۔“

”ایکس تو کا پتہ تاؤ؟“

”کوئی بھی نہیں جانتا۔ ہم میں سے کسی نے بھی راج نہ کیا۔ اس

کی شکل نہیں دیکھی۔“

”احکامات کس طرح شے ہیں؟“

”فون پر...“

”فون نمبر تاؤ۔“

”جو ریا ناظر دے کے علاوہ اور کسی کرسی اس کا فون نمبر نہیں

”اُبو... تو پھر جو ریا ناظر دے رہی اسی کی ماتحت ہے۔“

”ہاں... اور عمران بھی...“

”اُدھ گئے مہر ہیں؟“ تغیر نے ایک ایک کے نام اور پتے سے

انہیں آگاہ کر دیا اور پھر ایک ایک کھوپڑی کے اندر لگادی تھی شدید

ہو گئی کہ وہ کسی بے بس مادی کی طرح چپٹے لگا۔ اس کے بعد اس پر

بے ہوشی طاری ہو گئی تھی۔

★★

صفہ مضطربانہ نمازیں چل رہی تھیں۔ اس

کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا ہوگا... وہ سچ بھی نہیں سکتا تھا

کہ اس کی کامیابی اس طرح درسی وہ میں عزیمت بن جائے گی لیکن

آخر وہ تھی کیا بولا... بالکل ایسا ہی محسوس ہوا تھا جیسے بہت

بڑے لکڑی نے اس پر جھانک لگائی ہو جائے تھی۔ وہ کچھ

بھی تو نہیں سکا تھا۔ وہ سوچتا اور ابھرتا رہا۔ دفتر فون کی گھنٹی بجی۔

اس نے جھٹ کر دیکھا لیکن دوسری طرف سے اس کی

آواز گونجنے لگی اس کے جسم سے سخت ہلچل اُٹھ رہی تھی۔

”ایس سر... اوہ عروہ سی آواز میں بولا۔

”برلین کس عرصے کے ہو کر پڑا؟“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”بب... برلین... کس لکڑی...“ صفہ ہلکا کر دیا۔

خاتون خانہ کی آسانی  
ذائقہ کی فراوانی  
اسمعیل  
شامی کباب  
ismail's





کے پوتے۔

انتظار کر کے پوچھنا۔

چیف کو کہا ہو گیا ہے:

”اس سے کہا سنا“

19

ایس وائی کے طیارے

۱۶ لیے پھیلے سے آخر پور

نے بچائے گا موع میں

دریہ سے بچا ہے۔

三、

پیشہ و پیشہ

مسلموں کی طرف سے

"آءىء

مصدقہ گاہی کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف مڑا۔  
 ”پہلے آئے،“ عمران ہاتھ ہلاتا جوازیوں کی طرف بڑھ گیا، مصدقہ

میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر آپ اس طرح کیوں پیش آرہے ہیں  
مفتدر جعبہ لاکر بولا۔

کریو بلا۔  
جی ہاں: آپ کا جینٹ پٹری سے اتر گیا ہے کچھ دیر پہلے

”خوب... خوب! تو آپ بھی وہاں شریف رہتے تھے کیا  
میں وجہ پوچھ سکتا ہوں؟“

ویمینار ہا پھر لڑا۔ اس نے مجھ سے کہا مخالفہ جڑی لوائیروس نے میں  
نے جاؤں اور پھیل کھانے پر مجبور کروں۔

پہلی کتاب کی سرسبب بی بی کے رہا تھا کہ وہ جانے کہاں سے  
 صاحب ٹیک پڑے اگر تم وہاں موجود تھے تو تم نے دیکھا ہی ہوگا  
 کہ یہ کونسا آدمی تھا؟

ہو سکتا ہے اُسے یہی حکم ملا ہو۔

مجھے دوبارہ مکالمہ ملا ہے کہ آپ کو تفصیل سے آگاہ کروں: مسطورہ ہے۔  
نقصدی سائنس کی۔

\_\_\_\_\_

۱۰ اندھیرا محتاج... جناب...؟

میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ میں نے کہا: "وہاں گہرا

جی ہاں! بس ایسا لگا تھا جسے کوئی بہت بڑا لگاؤ ہو۔

”نہن... نہیں جناب... جتنی دیر میں منہ ملتا نہ وہ جانوروں پر پلایا۔“

”جی ہاں اپنیل ٹارپچ کی روشنی میں دیر تک بریف کیس  
تتار رہا تھا۔ خیال تھا ممکن ہے وہ حملے کے دوران میں

ہمیں سلسلہ سلفیہ ہونے کی افادہ سن کر اس نے طویل سانس

...اور جہاں بھی موقع ملے اس کا بریف کیس چھین کر۔

پہر حال اسے علم نہیں تھا کہ اکیروف نے میں بھی اس

اور آئینے میں الو عامی لٹھڑال کہ باہر نکلتا چلا گیا پھر

222



"میں جویا کی قیام گاہ سے بول رہا ہوں۔"  
"تو میری میں نہیں مریجھاؤں؟"  
"وہ اسے اٹھا کر لے گئے؟"  
"کون کے اٹھا لے گئے؟"  
"جویا کو...!"

"اؤہ... کیا تمہاری موجودگی میں؟"  
"میں اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ ایک روشنی فائبر جو  
گئی اٹھوں لے جا رہے ہیں سوچے آف کر رہا تھا... یقین کیجیو؟"  
"کیڑا تھا؟"

"اندھیرے میں نظر آ گیا تھا؟"  
"اس بار بھی اسی لئے مجھ پر حملہ کیا تھا؟"

"کاش! اٹھیں بھی اٹھا لے جا... اب کہنے کی بات اٹھوں  
میں... وہیں مقبرہ... میں آ رہا ہوں۔" صفدر نے طویل سانس لی اور  
ریپورڈ کر ڈیول پر دیکھ کر اپنی گڈزی سہلانے لگا۔ پندرہ منٹ بعد  
اس نے عمران کی سب سے زیادہ شور مچانے والی گاڑی کی آواز سنی  
تھی اور برآمدے کی طرف ہل پڑا تھا۔

عمران تہا نہیں تھا۔ حیرت بھی تھا اس کے ساتھ کوری  
وردی میں تھا اور بٹ ہو لٹرز می دوڑوں جانیہ اور روجرو  
تھے۔ عمران صفدر کے ساتھ عمارت میں داخل ہوا۔ لیکن حیرت  
صفدر دانا سے ہی پرچم گیا تھا۔ عمران نے اس کے کاٹھ لیا۔  
جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا پھر صفدر کی چیمبر شونکٹا ہوا اور لاڈلہ شاپش۔  
"لگ... کیا مطلب؟"

"نہیں! اڈم پر حملہ آور ہوا تو بریٹ کیس لے گیا اور دوسری بازوی  
تھیں نہیں لے گیا؟"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"جیت بدو دار معلوم ہے تو؟ عمران آہستہ سے بولا صفدر

بولی اور ٹیک ساسی وقت کر کے میں اندھا ہو گیا۔  
"لگ... کیا مطلب؟" صفدر بولا۔  
"بجلی نہیں ہوتی ہی رہتی ہے... ظاہر آپ تم نہیں مریجھاؤں؟"  
"جویا نے کہا۔"

"تھیں اندھیرے میں تو نہیں چھوڑ سکتا: صفدر ہنس کر بولا۔  
دوسرے ہی لمحے میں کسی نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ ساتھ ہی اس  
نے جویا کی چیمبر بھی اڑی اور صرف ہٹا کر رہ گیا۔ "لگ... کیڑا..."  
اس کے بعد کے الفاظ بھی ہی گھٹ کر رہ گئے تھے... ایسی  
صوت گزرت تھی کہ ہڈیاں کو کڑھانے کی تھیں اور اس کا ذہن تاریکیوں

میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر خوش بھی اندھیرے ہی میں آ گیا تھا۔ اس نے ہاتھوں  
طرف ہاتھ گھماتے۔ اب بھی روشنی ہی پرچا ہوا تھا۔ گراہ کوڑھلہ دھکا اور  
ٹوٹا ہوا ایک جانب بڑھنے لگا... پھر ایک اپنی جھینس ٹوٹیں...

سب کچھ محفوظ تھا۔ پھیل ٹیبل ٹیپ، ہڈی اور بلی ہو لٹرز میں راول اور پھیل  
ہڈی کی بائیک سی روشنی کی کیر گزرتی تھی۔ یہ وہی کمرہ تھا  
جہاں اس پر حملہ ہوا تھا... لیکن جویا کہاں تھی؟ اس نے اسے آوازیں  
دی تھیں اور جواب دے لے پھر سوچ لہڈی طرف بڑھ گیا تھا لیکن سوچے  
تو پہلے ہی سے آٹھ چار برآمدے میں لگ آیا... یہاں میں سوچے

آٹھ طاس کے بعد وہ یکے بعد دیگرے مارے کرے۔ دشن کرتا  
چلا گیا تھا۔ جویا نہیں بھی دکھائی دئی تھی۔ ٹیبل کے کمرے۔  
دو چھوٹی میزیں الٹی ہوئی تھیں... کچھ آرائشی اسٹیل فرش پر پڑی  
ہوئی تھیں۔ جویا کا ایک سیلبر ڈروازے کے قریب پڑا تھا... دوسرا  
کبھی نظر نہ آیا۔ وہ چمٹے خاموش کھڑا تھا پھر اسے بڑھ کر فون  
پر عمران کے نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔

"کون ہے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں صفدر ہا ہوں۔"

"ہوے جاؤ۔ سوئے نہ دینا... اچھا؟"

میں پڑھتی تھی صفدر دانا کے کی طرف آن تھی۔ دناڑہ کھولا تو  
صفدر سامنے کھڑا نظر آیا۔ شاید اسی نے برآمدے کی بجلی جلائی تھی  
"کیا تم فون کر کے معلوم نہیں کر سکتے تھے کہ میں اس وقت  
میں بھی سکوں گی نہیں؟" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔  
"جیانا کچھ لگ کر آیا ہوں اس لیے ہمدردی سے پیش  
آؤ۔" صفدر ہنس کر آیا۔ جویا اچھے بہت مٹی تھی... وہ اندھا آیا۔  
"کیا بیٹھو گے؟" میں بہت تلخ لہجے میں بولی۔  
"یقیناً بیٹھوں گا۔ کیونکہ میں نے بھی تمہاری طرح چوٹ  
کھائی ہے۔"

"ہوں؟" وہ خشک لہجے میں بولی۔ کچھ ہی دیر پہلے مجھے  
اس کا عالم بھوا ہے۔  
"نہیں یہی ایک اپنے گھر نہیں پہنچا؟"  
"جنہم میں جا رہے۔"

"اور حیرت کے واسطے میں کیا خیال ہے جو ہماری آنکھوں  
پر پٹیاں باندھ کر جہاں جاتا ہے وہ خیل دیتا ہے؟"  
"طریق کا سب سے اچھا پانا... ہم آواز سے غافل کیوں رہیں کر مار  
کھا جائیں؟" جویا بڑا سا ناخوش ہوئی۔

"اؤہ... تو کہا تو تھیں یہی کہانی بھی سننا چاہیے؟"  
"کیوں نہیں؟"

"اؤہ... تو کیا تم اب بھی مجھ سے پیٹھ کوڑا کہو گی؟"  
"چلو بیٹھو۔ لیکن اس وقت کافی دن پڑا سکوں گی؟" صفدر اس  
کے ساتھ نشست کے کمرے میں آیا۔

"بیٹھو۔" جویا اسے گھسیٹتی ہوئی بولی۔ لیکن اس نے یہ نہیں  
بتایا کہ بریٹ کیس میں کیا تھا اور کیوں چھینا گیا تھا۔  
"تب پھر میں نے اپنا وقت ضائع کیا ہے؟"

"بڑی آفوسناک بات ہے۔" جویا نے چڑانے کے  
انداز میں کہا۔

"میں کچھ دیر پہلے عمران صاحب کے ساتھ تھا۔ ان کی مذہبی  
معلوم ہوا کہ انہیں بھی اس کا علم نہیں ہے۔"

"کس کا علم نہیں تھا؟"

"میری کہ تو میری اطلاع کی گئی ہے؟"

"ہاں۔ اس سے صرف یہی کہا گیا تھا کہ ہم دونوں پر نظر رکھے اور  
ساتھ ہی یہ بھی دیکھتا ہے کہ کوئی اندر تو نہیں دیکھیں نہیں لے رہا؟"  
"تب تو میری خیال ہے کہ اس بار تو میری صاحب کا پڑھنا؟"  
"کیا تم کوئی اہم گفتگو کر رہے ہیں؟" وقت جویا خشک لہجے میں

"اوماما! کیا یہ ضروری ہے کہ تم میری فون استعمال کرنا  
کوئی اعتراض ہے؟ آپ کو؟"

"لائن ڈیڈ ہو گئی ہے... میں خود بھی حکیم ابو د جال کے  
فون پر اپنی سسرال داول کی خیریت معلوم کر کے آ رہا ہوں۔ بس پلٹے  
پھرے نظر آؤ؟"

"اؤہ... تو میری موجودگی آپ کو گراں گزرتی رہی ہے؟"  
"جی نہیں... آپ تو اس قابل ہیں کہ فریم کر کے دیوار پر  
لٹکا لے جائیں۔ مگر یہ تو دناڑہ ہے کہ وہ کیڑا آپ کو بھی کیوں نہ اٹھا  
لے گیا؟"

"میں نے آپ کو اس صفدر جھپٹا یا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔"  
"میری فکر نہ کرو... کیڑا نے تم سے بریٹ کیس چھینا تھا  
یا تم نے ہی ہوا کھلا بہت میں اسے ہاتھ سے چھوڑ دیا تھا؟"

"میری خیال ہے کہ بریٹ کیس میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔"  
"وہ لگتا تو جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا؟" صفدر نے کاغذ پڑھا  
اور کاغذ کھینچ کر عمران کو بھانسنے کی کوشش کر ڈالی تھی۔

"ٹیک ہے۔" عمران سر ہٹا کر بولا۔ "محفوظ ترین راستہ تھا...  
لیکن اس کے باوجود بھی کوئی پہلے ہی سے تمہاری ٹاک میں تھا۔"  
"میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔ یقین کیجیے کہ ڈانگ ہال  
سے صاف نکلا چلا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں خود بھی  
چوکن رہوں گا اگر ہال ہی سے کسی نے کھنچا کیا ہوتا تو مجھے خبر  
ہو جاتی؟"

"بس تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی بے خبر نہیں تھے۔  
انہیں اندازہ تھا کہ اگر ڈانگ ہال میں بریٹ کیس پڑا تھا تو ڈانگ تو  
نکل جانے کے لیے کون سی راہ منتخب کی جائے گی؟" صفدر کچھ دہلا  
اس کی آنکھوں میں آگھین کے آتا رہے۔

"تم نہیں سمجھ سکو گے؟" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔

"آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے خود سمجھ گئے ہوں۔"  
"تمہارا چیت آہستہ آہستہ فائبر اٹھنے کی طرف بڑھ رہا ہے  
بس اب جاؤ... اور جویا سے کہو کہ اس فون سے رابطہ قائم کرے۔"

صفدر اٹھ گیا۔

جویا کے خشک کی کہا ڈنڈ میں اندھیرے اور سناٹے کی  
عمران تھی... اور وہ اپنی خواب گاہ میں داخل ہو کر سونے کی تیار  
کر رہی تھی... کچھ دیر قبل اس نے فون پر جو گفتگو کی تھی۔  
اس نے سوچا تھا کہ دناڑہ جلد سے جلد سونا چاہتی تھی؛ لیکن  
شبک اسی وقت کسی نے باہر سے اطلاع ملی تھی۔ جیانا کچھ جھپٹا

کچھ کہنے والا تھا کہ باہر سے خارجی کی آواز آئی عمران نے جیت کر روشنی کا سوچے آف کر دیا اور صندریہ کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھا۔ برآمدے میں ابھی اندھیرا ہی نظر آیا۔

"جملات" عمران کی تیز قسم کی سرکوشی اندھیرے میں گونجی لیکن تھابہ نے صندریہ سے جھلی جھولہ سے رہا اور نکال لیا تھا۔

"جملت" اس بار عمران نے زور سے آواز دی محض اور بڑی چکرتی سے بائیں جانب کھسک گیا۔

"سب ٹھیک ہے باس" دوسرے جملت کی آواز آئی نہ تھابہ میں نے نہیں کیا تھا۔

"لائٹ جلاؤ" عمران نے صندریہ سے کہا، صندریہ نے سوچے آن کر دیا۔ ہونٹ تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھا آکر ہٹا۔

"میں نے لائٹ نہیں کیا تھا باس" وہ قریب پہنچ کر بولا، صندریہ کا اسے پیچھے بچے کوئی نظر آیا تھا جس نے برآمدے کی روشنی بھائی ہی تھی کہ لائٹ بجو۔ لیکن بچے یہاں کیسے بھی گولی کا نشان نہیں لگائی دیا۔ عمران اُسے گھونٹا ہوا بولا "یقیناً لائٹ تم نے ہی کیا ہو گا۔ اسی وقت جب تم سوچے آف کر رہے تھے لہذا سوچ بڑھ کے اس پاس ہی نہیں گولی کا نشان ڈھونڈ ہی ہونا چاہیے۔

"فلکی مری باس" میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن میرے پس سے باہر سے کہیں اسے اتنے گھلاؤں تم ہی چل کر اٹھاؤ۔ بے ہوش ہو گئی ہے شاید۔

"کون ہے؟" عمران چونک بڑھا۔

"کوئی عورت ہے۔ وہی تھی تمہاری کار کے پیچھے۔"

"چلو" عمران اُسے بڑھتا ہوا بولا۔ برآمدے کی روشنی اس کی کانٹک پہنچ رہی تھی۔ کار کے عقب میں وہ اندھیری بڑی گھٹی گئی۔ اسے کہیں تیرا دایاں لٹھ تو نہیں چل گیا تھا؟ عمران بڑبڑا "نہیں باس... ہرگز نہیں۔ مجھے تو بے ہوش ہی ملی تھی۔ لائٹ آن کر کے میں بڑی اطمینان سے گاڑی کی طرف بڑھا تھا یہ بس بڑبڑی پڑی ملی تھی۔"

"الہامدھیرے میں مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ عورت ہے؟"

"مم... میں کیا کرتا باس" اندھیرے میں... ٹھنڈا ہی پڑا تھا۔

رینگنا ہوا اُسے نہ بڑھ رہا تھا تو قبروں سے پہلی جاتی۔ عمران نے اسے سیدھا لیا۔ جوان العمر اور خاصی وگٹل صورت والی کوئی غریبی عورت تھی اس کے قریب ہی ایک پستول پڑا نظر آیا۔

"یہ تو نقلی معلوم ہوتا ہے... کھلو" صندریہ بولا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ اس نے پستول اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر اُسے صندریہ کی طرف

بڑھا دیا تھا۔

"بڑی عجیب بات ہے... یہ سب آکر کون؟" صندریہ نے زور سے "سمان سے آئی ہے، ہوگی کوئی... اسے اٹھا کر اندر لے چلو" عمران بولا۔

"مم... میں آٹھاؤں؟"

"اور نہیں تو کیا میں آٹھاؤں گا۔"

"اگر ہوکش میں لگتی تو...؟"

"تم بے ہوش ہو جانا... صندریہ نے جوزف کی طرف دیکھا۔

"نہیں مشر" وہ ہراساں نہ بنا کر بولا "میں کسی سفید سوید کو ہاتھ نہیں دے سکتا۔"

انٹنے میں بے ہوش عورت نے کراہ کر روٹی لی... اور آہستہ آہستہ کھول دیں۔ پھر وہ بولکھلائے ٹھوٹے انداز میں اندھیری گھونٹتی تھی اس نے خوفزدہ انداز میں جوزف کی طرف دیکھا اور پکڑ لیا۔

"مم... مذاق مقلد... صرف مذاق تھا۔"

"اؤہ... عمران طویل سانس لے کر بولا "میں سمجھا تھا یہ تم اُسے بھوت سمجھ کر لڑ رہی تھیں۔"

"نعت... لائٹ... وہ تو کسی سی ہنس کے ساتھ بولی۔"

"پستول نقلی ہے... بولکھلا ہٹ میں فائر کر رہا تھا۔"

"اچھا... اچھا... میں سمجھ گیا... تم نقلی پستول سے لوگوں کو ڈراتی ہو۔"

"جولیا نا کہاں ہے؟"

"خواب... تو تم اسے جانتی ہو۔"

"کیوں نہیں؟ اسے ہی تو ڈرانے آئی تھی۔"

"کیا تصور ہو رہا تھا بے چاری سے؟"

"بس یونی... کہیں تھی کہ اسے تنہائی میں خوف نہیں معلوم ہوتا۔"

"حالا کہ خارجی کی آواز میں کراس کا لائٹ نیل ہو گیا۔"

"گگ... کیا مطلب؟"

"لائٹ پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال بھجوا دی گئی ہے۔"

"کیوں فضول باتیں کر رہے ہو تم کون ہو؟"

"ہم معمولی معاذ تھے، رنگین دندین کا کام کر رہے ہیں۔"

"ہو سانسے... میں اندر جاؤں گی۔"

"ہٹ جاؤ جیبتی" عمران نے صندریہ سے کہا۔ وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ کچھ لمحوں نے اُسے اندر داخل ہونے دیکھا...

"جولیا سے خاصی بے تکلف معلوم ہوتی ہے؟" عمران نے صندریہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں نے تو پہلی بار دیکھا ہے اُسے۔ چتا نہیں کون ہے؟"

"سوشل ہی معلوم ہوتی ہے۔ چلو دیکھیں۔ وہ دونوں اندر آئے۔ جڑت برآمدے ہی میں رک گیا تھا۔ لائٹ کے کمرے میں وہ عورت فون پر کسی کے فہرڈا کیل کرتی ہوئی نظر آئی۔

"کیا فیل ہے تم کیا کر رہی ہو... عمران نے اُسے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریسیور چھپتے چھپتے کہا۔ اور کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں پولیس کو فون کر رہی تھی؟"

"کیوں؟"

"جولیا نا موجود نہیں ہے... اور تم لوگ نہ جانے کون ہو؟"

"پولیس... عمران اس کی آنکھوں میں دیکھا ہوا بولا۔

"لیکن..."

"تم اپنی پوزیشن صاف کرو۔ کچھ دیر پہلے میں فائر وارنٹ نے اطلاع دی تھی کہ وہ خود کو خطرے میں محسوس کر رہی ہیں... ہم یہاں پہنچے تو وہ غائب تھیں... اور پھر تم نقلی پستول سے لائٹ کرتی ہوئی بے ہوش ہو گئیں؟"

"مم... میں تو... جولیا نا ہی بتائے گی کہ میں کون ہوں۔ اس سے کتنی قریب ہوں؟"

"لہذا جب تک جولیا نا نہیں بتائے گی تم زیر حراست رہو گی۔"

"یہ... زیادتی ہے۔"

"کچھ بھی ہو... ہم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔"

"میں اپنے دیل کو فون کرنا چاہتی ہوں۔"

"اس سے پہلے تمہیں اپنے کاغذات دکھانے پڑیں گے۔"

"کاغذات گھر پر ہیں۔"

"گھر پر کون سی دیکھیں گے۔ کہاں قیام ہے؟"

"ماڈل کالونی میں؟"

"یہاں کہاں سے مقیم ہو؟"

"کئی سال سے... میں خرچے اٹھانے سے تعلق نہ رکھتی ہوں۔"

"اسٹیشن مارٹر کی اسٹو جنوں؟"

"نام اور پتہ بتاؤ... اسٹیشن میجر کا فون نمبر بھی؟"

"پتہ دیل کی عدم موجودگی میں کچھ بھی نہ بتا سکتی گی۔"

"دیکھ کا نام اور فون نمبر...؟"

"میں خود ہی اسے فون کر دیں گی۔"

"یہ نامکون ہے؟"

"میں کہتی ہوں جولیا نا کو تلاش کرو۔ سانسے مسائل حل ہو جائیں گے۔"

"تو کیا کچھ مسائل ہیں ہی...؟"

"میری اوٹم لوگوں کی دشواریاں۔"

"بھلا دیل کا نام اور فون نمبر بتائے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے؟" وہ کچھ نہ بولی۔ اس کی آنکھوں میں ابھرنے کے آثار تھے۔ پھر اچانک اس نے بھوٹ بھوٹ کر دنا شروع کر دیا۔

"اب پیدا ہونے ہیں مسائل؟" عمران نے صندریہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"نہی تم کسی روٹی ہوئی عورت کو چپ کرانے کا سلیقہ رکھتے ہو؟"

صندریہ نے اپنا سا انداز میں سرکوشی جھیل دی اور انھیں پھاڑ پھاڑ کر اس عورت کو دیکھتا رہا۔

جولیا دوبارہ ہوش میں آئی تو اپنے بچنے کے کسی کمرے میں نہیں تھی۔ کچھ دیر تک متحیرانہ انداز میں چاندنی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے محسوس کیا کہ وہ تو ایک کڑی میں کھڑی ہوئی ہے۔ اور تب ذہن، ہاتھوں اور ہر جگہ کی اس تکلیف کی طرف منتقل ہوا جڑت سے تنگ ترین بلوں کی وجہ سے ہور رہی تھی۔ آہستہ آہستہ یادداشت بھی واپس آ رہی تھی... وہ تو اپنے بچنے کے میں صندریہ سے گفتگو کر رہی تھی کہ اچانک روشنی گل ہو گئی اور کسی نے اس کا گلا گھونٹنا شروع کر دیا تھا۔ پھر کیا تھا۔ پولی طرح یاد آ سکا وہ اب وہ اس حال میں تھی۔

"صندریہ" جولیا طلق پھاڑ کر چیخی۔ لیکن آواز نہ کر کے محدود فضا میں گونج کر گئی تھی۔ اس کمرے میں ایک کمپیوٹر قسم کی طین کے علاوہ اسے اور کچھ نہ دکھائی دیا۔ بس وہی ایک کرسی تھی جس میں اُسے بکڑ دیا گیا تھا۔ متحوری درجہ بعد وہ پھر چیخی۔ یہاں کون؟ متحوری درجہ بعد وہ پھر چیخی۔ یہاں کون ہے؟ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

ابھرنے پر متحوری کسی قدر گھٹن کا احساس بھی محسوس ہوا آخر چکر کیا ہے؟ اس نے سوچا کہ کیسے وہی لوگ دہڑوں جن کے آدمی سے برکت کیس جھینا گیا تھا۔ لیکن... بھلا راست اس ہر کیوں ہاتھ ڈالا گیا۔ بریف میں تو صندریہ نے جھینا تھا اور اگر وہ لوگ اسے بھی پکڑ لائے ہیں تو وہ کہاں ہے؟ دونوں کو گگ رکنے کا کیسا مقصد ہو سکتا ہے؟

وہ سوچ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سفید

غیر کی اسے نیکی نظروں سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہوا۔  
 "کیا مطلب ہے اس کا؟ جو یہاں غصیلے لیے ہیں سوال کیا۔  
 "مطلب مجھے پوچھ رہی ہو... ناہنجار و درشت، نووارد  
 نے انگریزی کی سمجھتے فرانسیسی میں کہا۔  
 "نہان کو گام دو" جولیا کہے سے ہمار ہو گئی۔  
 "بتلاؤ! وہ رقم کہاں ہے؟"  
 "کون سی رقم...؟"

"وہی رقم جو تم نے اپنے بھائی کی مدد سے لائے ورنیک  
 سے کوئی ہفتی؟"  
 "ہو اس مدت کرو... میں تمہیں نہیں ہانتی؟  
 "یہ ماہ پہلے کی بات ہے... پھر تم جیسا سے فراد ہو گئے  
 تم بدستور سوئیس جی رہیں اور تمہارا بھائی ویسی بن گیا۔ اب اس کا  
 نام تو رہے۔ جولیا اپنی موجودہ حالت کو ٹھکانا کہے ساتھ ہنس چڑک  
 "تم مجھے دھوکے میں نہیں رکھ سکتیں؟"  
 "اس کیواس کا مطلب مجھے سے حاضر ہوں۔ خیریت چلیے  
 ہو تو مجھے فوراً کہوں دو ورنیک میرے دوست تمہیں جہنم رسید  
 کر دیں گے؟"

"میں کوئی یاگروہ تربیت دلایا ہے؟ جولیا کچھ نہ بولی،  
 خاموشی سے اُسے گھسے جا رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی۔ "دلایا  
 مشورہ ہی رکھنا چاہیے۔ پتا نہیں کیا چکے تھے۔ تو یہ کام بھی کیا گیا  
 ہے۔ جو کہتا ہے وہ پہلے ہی ان کے ہتھے چڑھ چکا ہو۔ ایس کو  
 سے کسی تو معلوم ہو اٹھا کہ تو یہ کچھ نہیں پہنچا۔ چہ نہیں۔ لوگ کیا معلوم  
 کرتا چاہتے ہیں؟"

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ نووارد پھر بولا۔  
 "یہی سوچ رہی ہوں کہ تمہیں بتاؤں یا نہ بتاؤں؟"  
 "دے بتائے کی صورت میں خاشاک میں رہو گی؟"  
 "اُدھی سے زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے اور بقیہ میرے بھائی  
 کے ہی قبضے میں ہے۔ اس نے نووارد کو غور سے دیکھتے ہوئے  
 کہا۔ نووارد کے چہرے پر ہل بھر کے لیے حیرت کے آثار نظر آئے  
 تھے اور پھر وہ ہنس کر بولا۔ اتنا؟ اور تمہارا بھائی بھی ہمارے قبضے  
 میں ہے لیکن بھائی مرنے کا احزون نہیں کرتا؟"  
 جولیا کچھ نہ بولی۔ وہ کہتا رہا۔ اس کا کہنا ہے کہ تم اس کی جوڑ  
 ہو۔ عمران نامی کسی رقیب کا بھی ذکر کرتا ہے۔  
 "کیواس مت کرو؟"  
 "ہم نے سوچا ہے کہ اب ہم اپنی لگائی میں تمہیں اس کے

حوالے کر دیں گے۔" جولیا کا سر جھکا گیا۔ شدت سے غصہ آیا تھا۔  
 تو یہ بات ذلیل بھی ہو سکتا ہے کہ اجنبیوں سے اس قسم کی گفتگو  
 کرتا پھرے۔  
 "اس طرح تو اس اندازہ ہو جائے گا کہ وہ تمہارا بھائی ہے  
 نووارد بولا۔  
 "میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔ جولیا کی آواز  
 کانپ رہی تھی۔

"یہ تو ہو کر رہے گا۔ وہ کہتا ہے کہ تم کسی طرح اس کے  
 قابو میں نہیں آئیں۔ اسی لیے تمہیں کڑی سے ہانڈ دیا گیا ہے؟  
 "کیواس مت کرو۔" جولیا حلق پھاڑ کر جملی اور ٹھیک اسی  
 وقت اس کے سر پر اپنی غور کردہ کرشین بولا دی گئی۔ اور جولیا کی  
 آنکھیں مائل سے بے تعلق ہوتی پئی گئیں کچھ پڑی میں ایسی ہی  
 لگدگی شروع تھی۔ اب وہ کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی۔ عجیب  
 سی لگدگی تھی جس کی طرف سے ذہن ہٹایا ہی نہیں جاسکتا تھا۔  
 اسی کیفیت میں نووارد کی آواز سنائی دی۔  
 "کون تم ہو؟"  
 "جولیا ناٹنر واٹر... غیر ارادی طور پر اس کی زبان سے

نکل گیا۔  
 "کس کے لیے کام کرتی ہو؟"  
 "ایکس ٹو کے لیے۔"  
 "ایکس ٹو کون ہے؟"  
 "میں نہیں جانتی۔"  
 "کہاں رہتا ہے؟"  
 "میں نہیں جانتی۔"  
 "احکامات کس طرح ملتے ہیں؟"  
 "فون پر...؟"  
 "اس کا فون نمبر بتاؤ؟"  
 "ٹرینل ناٹ...؟"  
 "کیا تو یہ تمہارا محبوب ہے؟"  
 "نہیں...؟"

"تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے۔"  
 "نہیں... میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔"  
 "اگر وہ میں تو میرے تم لوگوں کا جھگڑا کیوں بھڑا تھا؟  
 "وہ مجھے عمران کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا؟"  
 "اپنے دوسرے ساتھیوں کے نام اور پتے بتاؤ؟"

وہی زمان بتائی جملی تھی اور نووارد انہیں گھس رہا تھا۔  
 "تم کتنی زبانیں بول سکتی ہو...؟" اس نے کھائی کے اختتام  
 پر سوال کیا۔  
 "فرنج، یورن، انٹین، ارومانش، انگلش اور کسی قدر اردو بھی؟  
 "کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہارے ان ساتھیوں میں سے کوئی  
 ایکس ہو؟"

"ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہے؟"  
 "تمہیں کس پر شبہ ہے؟"  
 "عمران پر؟"  
 "ظہر ہو رہا؟"  
 "وہ ایک خوش مزاج و دندہ ہے۔"  
 "کون اور وہ؟"  
 "میں نہیں جانتی، کچھ بھی نہیں ہانتی... وہ کون ہیں...؟"

نوار دے نشین کا ایک سوچے آن کر دیا جولیا کی آنکھیں  
 بند تھیں اور جوفٹ ہفتی سے پیچھے بگڑے تھے افعار دے آہنی  
 خود اس کے سر سے اتار کر زمین پر رکھتے ہوئے اس کی طرف  
 دیکھ کر جولیا کی گردن دائیں جانب ڈھک گئی تھی۔ آنکھیں بدستور  
 بند تھیں لیکن ہونٹ ڈھیلے پڑ گئے تھے اور وہ گہری گہری مائیں  
 لے رہی تھی۔ وہ پھر نشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سرخ رنگ کا ایک  
 ٹین دہاتے ہی مٹین سے کاغذ کی ایک شیٹ لٹل کر فرش پر اگری۔  
 وہ اسے اٹھا کر دیکھنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت قدموں کی چاپ سنائی  
 دی تھی اور پھر ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس نے کاغذ کی  
 شیٹ اس کے ہاتھ سے لے لی اور اسے بغور دیکھنے لگا۔ اس کا  
 سر تھیں انداز میں ابل رہا تھا۔

"تو پھر... یہ عمران...؟ وہ معذوری دیر بعد بولا۔  
 "میرا پہلے ہی سے یہی اندازہ تھا؟"  
 "لیکن یہ مجھ کو کہہ کر وہ اس سے جڑ ہائی و اسٹکی بھی دکتی  
 ہے۔ دوسرے آدمی نے کہا۔  
 "ہاں اسے بھی ذہن میں رکھنا پڑے گا۔"  
 "دیکھیں... کرنل کیا فعل کر رہا ہے؟ وہ دونوں کمرے  
 سے نکل کر ایک جانب بڑھتے چلے گئے۔ طویل راہداری تھی اور  
 عمارت خاصی بڑی معلوم ہوتی تھی راہداری کے اختتام پر بائیں  
 جانب دروازہ ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں ایک بڑی ٹیبل  
 آدمی آنا مگر کسی پریم دروازہ تھا۔ چوڑے سے چکے سینے والے اس آدمی

کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ہائی جاتی تھی،  
 "کیا ہاؤ...؟ وہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔  
 ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کاغذ کی شیٹ اس کی  
 طرف بڑھا دی تھی۔ وہ اسے کچھ دیر تک دیکھتے دیکھتے کے بعد  
 بولا۔ تو اس نے عمران کے خلاف شبہ ظاہر کیا ہے؟ وہ دونوں  
 خاموش رہے۔

اس نے معذوری دیر بعد کہا۔ "تو میرے عمران کے سلسلے  
 میں ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی... تم دونوں بڑھ چاؤ؟ اس نے  
 سامنے والی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ دونوں مودبانہ ہنسنے لگے۔  
 وہ ہنسنے خاموشی سے آنکھیں دیکھتا رہا، پھر بولا۔ "عمران  
 اور جولیا کے علاوہ ہمارے پاس اور کسی کی تصویر نہیں ہے۔ تو یہ  
 اتفاقاً ہاتھ لگا تھا۔ اب ہم اس کی مدد سے بقیہ لوگوں پر بھی ہاتھ  
 صاف کر سکتے ہو۔"

"لیکن... کرنل...؟ ایک بولا۔ "تو میری زبان تو اس طرح  
 بند ہو گئی ہے۔ یہ کبھی بولا ہی نہ ہو؟"  
 "تمہیں اس پر تیس سو سوچے نہیں آنا چاہیے تھا؟  
 "میرا سوچے آنا نے بغیر اس کی یادداشت ختم نہ ہوتی آپ  
 ہی کے حکم سے ایسا ہوا تھا؟"  
 "غیر... غیر... جولیا ہر تو نہیں آنا چاہی؟"  
 "نہیں کرنل...؟"  
 "ٹھیک ہے۔ یہ حال انہیں ایک ایک کمرے لانا ہے۔"  
 "نام اور پتے ہمارے پاس محفوظ ہیں کسی دوسری طرح  
 پہچان ہی نہیں گئے۔"  
 "اب کسے لانا ہے؟"

"کیوں نہ عمران ہی کو لایا جائے۔" دوسرا بولا۔  
 "میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔" کرنل پڑ لنگر لیے میں بولا۔ وہ  
 دونوں خاموشی سے اُسے دیکھتے رہے۔  
 معذوری دیر بعد اس نے کہا۔ "عمران ظناں آدمی ہے جس  
 آسانی سے تو یہ قابو میں آیا تھا، اتنی آسانی سے وہ تمہارے ہتھے نہ  
 چڑھ سکے گا؟"  
 "ہم دیکھیں گے۔"  
 "اس سلسلے میں مجھ سے مشورہ کیے بغیر کوئی قدم نہ اٹھانا  
 صورت سے یہ وقت نظر کرنے والے اس درے کو تم نہیں چاہتے؟"  
 "ہم سے غلطیاں سزد ہو سکتی ہیں کرنل... کیونکہ ہم حالات  
 سے غلط طور پر کامی نہیں..."







"خاموش تھیں وہی کرنا پڑے گا جیسے کہوں گا۔"  
 "تھوڑی دیر میں باس اگر تم میری گردن میں پھانسی کا پھندہ  
 دیکھنا چاہتے ہو۔"  
 "بھلا بند کرو اس کا ہتھ پڑا کر اٹھاؤ اور ساتھ لے جاؤ۔"  
 "ہاتھ تو نہیں لگاؤں گا اس مفید سربا کو خواہ تم مجھے گولی  
 ہی کیوں نہ مار دو باس۔"  
 "تم دونوں کی گفتگو بڑی خوفناک ہے۔" دفتر عورت بولی۔  
 "تم چپ رہو۔" عمران نے اسے گھونسا دکھایا۔  
 "سکس۔۔۔ شاید۔۔۔ میرا نام سلی ہے۔۔۔ اور میں کسی سفاک  
 کے فرسٹ میکس کی بیٹی ہوں۔"  
 "شاید میں شبہ ہے۔" عمران اسے گھونسا دکھاتا ہوا۔  
 "محبوبہ۔۔۔ مجھے اور سوچتے دو؟ وہ خوفزدہ نظروں سے  
 جوت کی طرف دیکھ کر بولی۔  
 "سوچ لینے دو باس کیا حکم ہے۔" جوت نے جلدی سے کہا۔  
 "اسے تو برا کام چوس ہے۔" عمران دانت پیس کر بولی۔  
 "اچھی بات ہے، میں اسے لے جا رہا ہوں۔" جوت نے  
 غصے سے کہہ کر کہا اور جوت کی طرف قدم بڑھا کر ہی ہتھکڑیوں  
 پڑی۔ "محبوبہ! مجھے اپنے گھر کا خون نہیں ہونا چاہیے۔"  
 "جنازہ ہلادی سے۔" عمران انھیں نکال کر بولی۔ عورت نے  
 اسے خبر نہ تھی۔ وہ جوت کو دوپٹے چھوڑ کر دوسرے کمرے میں  
 جا گیا۔ جوت عورت کی طرف ایسے انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے  
 نگاہ اودھ تو دھرتی سے ہی وہ آنکھ کھینچ جائے گی۔  
 "م۔۔۔ مجھے تم سے خوف معلوم ہوتا ہے، وہ کپکپاتی ہوئی  
 آواز میں بولی۔  
 "میں بھیڑیا ہوں۔۔۔ جوت کھڑا ہوا۔ غالباً یہ بات اس کے  
 پہلے بڑی گئی تھی کہ وہ اپنے کیو کشش کر رہی ہے۔  
 "نہیں۔۔۔ مجھ پر دم گرد میرے پاؤں کو فٹن کر دو۔"  
 "لیکن تم تو اپنی یادداشت کو دیکھیں۔"  
 "اب کچھ کچھ یاد آ رہا ہے۔" وہ نہیں سمجھے کیا ہوتا جاتا ہے  
 سب کہتے ہیں کہ میں ذہنی مریض ہوں۔  
 "موجود ہوگی؟" جوت نے اس کا ہاتھ ہانک کر بولی۔  
 "پھر بتاؤ، میں کیا کروں؟"  
 "تم سمجھتی ہو کوئی بڑا حکم معلوم ہوتا ہے۔۔۔"  
 "کیسا بکرا۔"  
 "میں نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ میرا باس ہی جانتا ہو گا۔"

"وہ کون ہے؟"  
 "میں اب تمھارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا خاموش  
 رہو۔" جوت نے گہرے کھنکھنے سے اپنے ہونٹ چھیچھے جاتے ہوئے  
 میں عمران داپس آگیا۔ چند لمحوں عورت کو گھونسا ہر پھولا۔ تم بسلی  
 پہ لٹی ٹیو ہو؟  
 "ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہی نام ہے میرا۔ وہ خوش ہو کر بولی کیا  
 پالنے بات ہوئی ہے؟"  
 "وہ تمھیں لینے کے لیے آ رہے ہیں لیکن اس سے پہلے  
 انھیں ثابت کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے سفارت خانے کے فرسٹ  
 سیکرٹری ہیں۔"  
 "ثابت کر دیں گے۔ ضرور ثابت کر دیں گے۔ جب کہ ان کا  
 یہی حہد ہے۔"  
 "لیکن اس کے باوجود بھی تمھیں اس کی جواب دہی کرنی  
 پڑے گی کہ اس وقت تم جو کیا فائز وائر کے گھر کیوں گئی تھیں؟"  
 "اوہ۔۔۔ تو کیا میں وہاں تھی۔ کیا اس نے تمھیں نہیں بتایا کہ  
 میں کون۔۔۔ اسے وہ میری بہت اچھی دوست ہے۔"  
 "اسے کچھ معلوم آدمی اٹھا لے گئے ہیں۔"  
 "میں یقین نہیں کر سکتی۔ وہ تو بہت اچھی ہے، میں صرف  
 یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ وہ انہی دلیز نہیں ہے، جتنی خود کو ظاہر  
 کرتی ہے۔" عمران کچھ نہ بولا۔ وہ بھی خاموشی سے اس کی طرف  
 دیکھتی رہی۔  
 "اگر تم پہلے ہی بتا دیتیں کہ مسٹر گلفی پہ لٹی ٹیو کی بیٹی ہو  
 تو ہم اپنی دھتھولی میں کیوں پڑتے؟"  
 "اوہ۔۔۔ کیا وہ تمھیں جانتے نہیں ہیں؟"  
 "نہیں۔۔۔ لیکن میں انھیں پہچانتا ہوں، اس لیے کسی کی پکارت  
 کے بغیر تمھیں ان کے سر پر در سکوں گا۔"  
 "اگر انھیں نہ جانتے ہوئے تو میرا کیا حشر ہوتا؟" وہ عمران کی  
 آنکھوں میں دیکھتی ہوئی شکر لائی۔  
 "کسی تیم خانے میں داخل کر دینا، عورت پالنے کا تجربہ  
 نہیں ہے مجھے۔"  
 "میں نے محسوس کیا ہے کہ تم بہت اچھا ہو، اتنے خوب صورت  
 آدمی کو اچھا نہ جانتا ہے۔"  
 "ہاں! جو شہید؟" جوت نے بولا کہ بولا۔ یہ تمھارے حسن  
 کی تعریف کر رہی ہے۔  
 "اچھا؟ عمران چونک کر اس کی طرف مڑا۔ میں نے تو محسوس

نہیں کیا؟"  
 "تم کو بھی غائب رہتے ہو، مجھے ہر وقت ساتھ رکھا کرو۔" جوت  
 کے دانت لٹل پڑے۔  
 "میں کہتی ہوں اسے ہٹاؤ یہاں سے۔" بسلی نے غصیلے  
 لہجے میں کہا۔  
 "یہ نامکون ہے؟" جوت نے گردن اٹھا کر بولا۔ یہ خود توں کے  
 معاملے میں نا تجربہ کار ہیں، اس لیے تنہا نہیں چھوڑے جاسکتے؟"  
 "بسلی نے عمران کی طرف دیکھا۔  
 "م۔۔۔ مجھ کو یہ ہے۔" عمران ہلکا ہوا۔  
 "تم لوگ میری سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ ویسے کیا ہم آئندہ بھی  
 ملنے رہیں گے؟"  
 "میری موجودگی میں؟" جوت نے بولی پڑا۔  
 "کیا تم اسے خاموش رہنے کو نہیں کہہ سکتے؟ وہ جھنجھکا  
 "مجھ کو یہ ہے۔" عمران نے بے بسی سے غنڈی سانس  
 لی، چند لمحوں اسے گھونسا ہر پھولا۔ "تم پتہ نہیں کیا چھوڑو؟"  
 "کیوں۔۔۔ اب کیا ہوتا؟"  
 "ایک ہی وقت میں کئی طرح کی باتیں کرتی ہو یا بھی تم نے  
 اس پر جھٹکا کرنا کتنی کمر چلایا کہ جنگلے میں تھیں اور پھر یہ بھی  
 کہا تھا کہ تم واصل اس پر ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ وہ انہی دلیز نہیں  
 ہے، جتنی خود کو ظاہر کرتی ہے؟"  
 "میسر مگر آ رہا ہے، میں کچھ نہیں جانتی۔" پاپا آ رہے ہیں،  
 انہی سے پوچھ لینا میں اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔" عمران  
 نے جوت کو دوپٹے سے چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ چپ چاپ  
 کمرے سے نکل گیا۔  
 "خکبہ ہے۔" بسلی نے طویل سانس لی۔  
 "کس بات پر خکبہ دار کر رہی ہو؟"  
 "یہاں میں نے کسی کے پاس بھی نیگرو ملازم نہیں دیکھا؟"  
 "میں انٹرنیشنل آدمی ہوں۔"  
 "پاپ۔۔۔ پولیس۔۔۔ باس۔"  
 "کہاں؟"  
 "پورے میں ان کی گاڑی رکھی ہے۔ اس کے پیچھے ایک  
 پرائیویٹ کار بھی ہے۔"  
 "نکل پلو۔۔۔" عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے  
 بائیں جانب والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوت اس سے  
 صرف ایک قدم پیچھے تھا۔ بسلی بھی آنکھ کران کی جانب دوڑنے لگی۔

لیکن اس کے قریب پہنچنے سے قبل ہی دروازہ بند ہو چکا تھا۔  
 عمران ٹارچ روشن کیے ہوئے اس طویل اور تاریک اماں میں  
 دوڑ رہا تھا اور پھر وہ دونوں بلدی ہی عمارت کے عویں سے  
 گزر کر گلی میں آ گئے۔  
 "گاڑی۔۔۔" جوت بھاری ہوئی آواز میں بولا۔ گاڑی  
 تو ادھر ہی رہ گئی۔  
 "پرواہ مت کرو۔۔۔ گاڑی کے ذریعے وہ ہم تک نہیں  
 پہنچ سکیں گے۔ رجسٹریشن آفس میں اس کا انداز نہیں ہے۔"  
 "اتنی اچھی گاڑی خالی ہو جائے گی؟" باس۔  
 "میرے باپ نے میرے لیے نہیں خریدی تھی؟" عمران  
 کسی لڑائی عورت کے سے انداز میں ہاتھ پٹا کر بولا۔ جہاں سے  
 تعلق رکھتی ہے۔ وہاں پہنچ جائے گی؟"  
 "اپنی باتیں تم خود ہی جالو باس! یہ تو نشر اکذرا ہے۔"  
 اچھا ہی ہوا کہ پولیس آگئی ورنہ تم تو دوپٹے میں مٹرتے۔"  
 "خاموشی سے چلتے رہو۔" عمران نے دوسری گلی میں مڑتے  
 ہوئے کہا۔ وہ شاہراہوں کو نظر انداز کرنا پھر انک و تاریک گلیوں  
 ہی میں چلتا رہا تھا۔۔۔ جوت نے خاموشی اختیار کر لی تھی پھر  
 شہر پار چک بہت پیچھے رہ گیا۔ دوسری سید عمران شتے سے فاصلے  
 ہوا ہی تھا کہ پیش فاضل کی اٹکی اطلاع ملی۔  
 "دیکھو۔۔۔ اس نے سلیمان سے کہا؟" جوت سے کہہ دو  
 کہ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلے گا۔  
 "کیوں۔۔۔ کیا ہوا صاحب۔۔۔"  
 "مردود کسی کی مرضی پر کاربھا کا تھا۔ عمران نے معلوم کیے  
 میں کہا۔ سلیمان نے انھیں تھوڑی دیر کے اسے دیکھا تھا اور جوت  
 کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا عمران اشدت کے کمرے میں آیا۔  
 فاضل نے خاص ڈاؤنر مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔  
 "چلے ہو گے یا کافی؟" عمران کے پیچھے سے چپ کاڑھی۔  
 "کچھ بھی نہیں، صوف پہ لو بیٹھے آبا بھوں کمرہ دونوں پھیل  
 بات کہاں سے؟" عمران بوکھلا کر چادر طرف دیکھنے لگا۔  
 "دوسرے سے مراد ہے جوت؟" فاضل نے ابھی تک  
 اپنے پیچھے میں ناگاری نہیں پیدا ہونے دی تھی۔  
 "ہم دونوں۔۔۔" عمران نے حیرت سے کہا۔  
 "ہاں! اعم اور جوت۔۔۔"  
 "تقدیر کیا ہے؟"  
 "پہلے تم میری بات کا جواب دو۔"

ہم دونوں یہیں تھے۔ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

”تمہیں یقین ہے؟“  
”کیسین فیاض! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں دھکے مار کر یہاں سے نکال دوں؟“

”کیا مطلب؟“  
”دھکے کا مطلب معاملہ نہیں ہوتا۔“  
”تم دونوں کے خلاف ایک غیر ملکی سفارت خانے کی طرف سے رپورٹ درج کرائی گئی ہے۔“

”جوڑت اور عمران کے خلاف؟“ عمران اسے غصہ سے ہاتھ بٹھاتا ہوا بولا۔  
”بیلے جیسی دونوں کے ہیں۔“  
”اب واقعی اٹھا کر جیسے پھینک دوں گا۔ بعض عیلموں کی بنا پر میرے یہیں دوڑنے سے چلے آئے ہو۔“

”منہدی کی اختیار کرو۔ معاملہ میری حدود سے آگے بڑھ گیا ہے۔“  
”کیسا معاملہ؟“

”پہلے تم ناؤ کے پچھلی رات تم دونوں کہاں تھے؟“  
”وہیں... جہاں سے متعلق رپورٹ درج کرائی گئی ہوگی۔“  
”عمران نے کہا اور میرے قریب جا کر لوں پر کسی کے تھراؤ کیلئے نکلا۔“  
”راہیہ روکان سے لگاے فیاض کی طرف دیکھ کر بارہا متھا اور اس کے ہونٹوں پر طنز پر سی مسکراہٹ تھی۔“

”دعوتِ مآوۃ میں میں بولا۔ میں عمران بول رہا ہوں نہ اب! پچھلی رات آپ کی کوئی پر جوڑالی ہوئی تھی اس سے میں اور جوڑت بے حد محفوظ ہوئے تھے۔“

”لیکن کیسین فیاض کو شکایت ہے کہ آپ نے انہیں مدعو نہیں کیا تھا۔“ جی ہاں... موجود ہیں جی نہیں کوئی خاص بات نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ پچھلی رات ہم دونوں نے آپ کے ساتھ نہیں گزاری تھی جی... بہت بہت شکریہ۔“  
”عمران نے راہیہ کو کہہ کر طویل سانس لی۔... اور خواہ مخواہ منہ چلاتا ہو فیاض کی طرف دیکھنے لگا۔ فیاض کی قہر کو دیکھ کر یہ پہلے پہل سے اس پر رہی تھیں۔“

”کس سے بات کر رہے تھے؟“ ہانا غراس نے بھرانی بولی۔  
”آواز میں پوچھا۔“

”مرسلطان سے۔“ مجھ تو کل ہی معلوم ہوا کہ اس قدر خصوصی منش آدمی ایک... کیا کیا تو اس کٹھے کیسے تھے... واہ... جگہ آگے چلو۔“  
”ہرول! فیاض سانس کی طرح پھپھکا رہا۔“

”قالبا! اب تمہارا اطمینان ہو گیا ہو گا۔“  
”ہرگز نہیں...“

”تو اس کا یہ مطلب ہو کہ تم مجھے پھنساؤ نا ہی چاہتے ہو؟“  
”عمران آنکھیں نکال کر بولا۔ فیاض کچھ نہ بولا۔ اس کے ہونٹ جھپٹنے لگے اور عمران نے کھنکھارے مارا تھا۔“

”میں غلط نہیں کہہ رہا۔“ عمران سر ہلا کر بولا۔ تم یہی چاہتے ہو کہ کسی کی طرح میں جیل پہنچ جاؤں۔“  
”بھراس مت کرو۔ میں تمہیں اطلاع دینے آیا تھا کہ غرضب تم شکلات میں بندے دالے ہو۔“

”جب تک مجھے رپورٹ کی ذمیت کا علم نہ ہو جائے کوئی راسے قائم کرنا بیکار ہو گا۔“  
”بیل! بیل! فیاض کو جانتے ہو۔“ عمران نے نفی میں سر ہلایا۔  
”اس نے رپورٹ درج کرائی ہے کہ تم اسے جوڑت سے شادی کرنے پر مجبور کر رہے تھے اور شہر پر آ کر آئے تھے۔“

”یہ بیل ہے کون؟“ عمران نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔  
”گلیٹی پہلے فیاض کی بیوی ہے جو ایک سفارت خانے کا اسٹریکٹری ہے۔“

”لیکن رپورٹ میں ہم دونوں کے صرف مجھے درج کرانے لگے ہیں۔“  
”اور کیا کہہ رہا ہوں اتنی دیر سے؟“  
”ہاں تو میرا تلاش جاری رکھو۔“

”اگر شافقی پر پتہ ہو گئی تو کیسی رہے گی۔“  
”میرے شافقی پر پتہ کرانے والے۔“  
”اگر وہ مر گئے تو تم یہ تم کہلاؤ گے؟ فیاض طنز پر سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

”اؤہ تو بات اس حد تک بڑھ چکی ہے۔“  
”جناب... کچھ لوگوں نے عمران صاحب کے منہ پر چھڑا اور جوڑت کا نام لیا تھا۔“

”محض بیلے کی بنا پر۔“  
”جی ہاں! اب تو قالبا! آپ کے فلم مشن ہے جو گئے ہوں گے۔“  
”میرے فلم جیسے بندہ رہیں گے۔“ ہونے دو شافقی پر پتہ کیا بھی چلوں؟

”میں صرف تمہیں آگاہ کرنے آیا تھا۔“  
”شکریہ؟“ عمران جڑا سا بولا۔  
”تو پھر اب میں جاؤں۔“

”مرد... خود...“ عمران جڑا سا بولا۔ ٹھیک اسی وقت فون کی آغوش بھی اور عمران نے ہاتھ بٹھاکر ریسپورڈ اٹھا لیا۔ دھکے دوسری طرف سے مندر کی آواز آئی۔ ”تو یہی لگیا ہے، لیکن اس کی عجیب حالت ہے۔“

”عجیب سے کیا مراد ہے؟“  
”کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتا، چپ سا دکھ رہی ہے۔“  
”آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پوری طرح بیدار نہ ہو۔“  
”کہاں ہے؟“

”میرے ساتھ میں گھر سے بولی رہا ہوں۔“  
”اچھا... اچھا... کچھ دیر بعد ملاقات ہو سکے گی۔“ کہہ کر اس نے ریسپورڈ پر پل پر رکھ دیا۔ فیاض اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا اٹھا تھا اور دوسرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ عمران نے لاہری سے شائق کو جنم دی اور کھڑا دیکھتا رہا۔ فیاض مزید کچھ کہے بغیر جا چکا تھا۔

رحمان صاحب کے آفس میں دونوں باپ بیٹی موجود تھے اور ان کے سامنے چار مرتبہ تصویریں بکھری پڑی تھیں۔ ان میں مقامی لوگوں کی تصویریں بھی تھیں اور افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کی بھی عمران اور جوڑت کے بھی چند پورے بیل! ایک ایک کر کے انہیں بنور دیکھ رہی تھی لیکن اپنی دوج کرائی ہوئی رپورٹ کے مطابق کسی کو بھی شناخت نہ کر سکی۔

”بے حد مشکل کام ہے۔“ رحمان صاحب اُسے ہوسکتا ہے مزم اس وقت تک یہ شہر ہی چھوڑ گئے ہوں لیکن مشر بہ فیاض کو آپ شہر چلا چکے ہیں اس عمارت تک پہنچے تھے؟“

”کسی نے فون پر مطلع کیا تھا کہ بیل! وہاں موجود ہے۔ اس لیے اپنا نام نہیں بتا تھا۔“ جہر حال جی میں پولیس کو لے کر دوا کرنا تھا تو بیل! تنہا ہی تھی۔“

”کیا انہیں پولیس کی آمد کی اطلاع ہو گئی تھی؟“ رحمان صاحب نے بیل! سے پوچھا۔  
”نہی کرنے باہر سے اگر کچھ کہا تھا اور دوسروں دوسرے دوا دے سے فرار ہو گئے تھے۔“ بیل! نے جواب دیا۔

”بہر حال اہم دیکھیں گے کہ اس مسئلے میں کیا کر سکتے ہیں۔“  
”رحمان صاحب نے طویل سانس لے کر کہا۔ پھر انہوں نے تصویریں سمیٹ کر ایک جگہ پر ڈال دی تھیں۔“  
”بہت بہت شکریہ۔“ بیل! کا باپ اٹھا ہوا بولا۔ پھر دونوں

رحمان صاحب سے معاہدہ کر کے آفس سے باہر گئے تھے کہلاؤ میں پہنچ کر ایک بیسی کار میں بیٹھے اور کارٹرک پر کلک آئی گلیٹی خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا اور بیل! اس کے برابر بیٹھی ہوئی تھی۔

”میری مسجد میں نہیں آنا کہ میں کیا کرتی پھر رہی ہوں۔“ بیل! مقوی دیر بعد بولی۔ ”ان تعداد میں ان دونوں کے کئی پورے موجود تھے۔“

”جو کچھ کہا جائے خاموشی سے کرتی رہو۔“ گلیٹی خشک ہنس رہی بولا۔  
”جب ان پر الزام عائد ہی نہیں کرنا تو پھر اس دھکے سے کیا ضرورت تھی؟“

”کرل ہی جائے، مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔“ گلیٹی نے طویل سانس لے کر کہا۔  
”مجھے تو وہ بالکل معلوم ہوتا ہے۔“  
”اپنے کام سے کام رکھو تو کی۔ کیا میں تمہارا باپ بھول؟“

”نہیں۔“ بیل! نے طویل سانس لی۔  
”تو پھر باتیں بالکل ہوں یا تم۔“  
”کچھ بھی ہوں میں کرل کے ساتھ کام نہیں کر سکتی۔“  
”تم تو اس طرح کہہ رہی ہو جیسے میں سچے سچ تمہارا باپ ہوں اور تمہیں اس مصیبت سے نجات دلا دوں گا۔“

”مجھے اس سے نفرت ہے۔“ بیل! جھجھکا کر بولی۔ ”اس سے پہلے جوشخص جھلا اٹھا راج تھا وہ اتنا سوت گیا اور دوا نہیں تھا۔“  
”خاکوش رہو۔“ اکیا تم یہ چاہتی ہو کہ اندھیرے میں کوئی بہت بڑا لکڑا تمہاری گردن توڑ دے؟“

”حق... نہیں...“ وہ ہکلائی اور پھر رو انسی ہو گئی۔  
”بہر حال! اب تم اس حالت کا رخ نہیں کرو گی جہاں کرل مقیم ہے۔“ گلیٹی نے دشت بیل! سے کہا۔

”میں کب اس کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں؟“  
”ابھی ایک بار پھر دوسرے کی حالت میں تمہیں عمران سے ملنا ہے۔ اور تم پچھلی ساری باتیں بھول چکی ہوگی۔ کیا سمجھیں؟“  
”کچھ سمجھنا تو چاہتی ہی نہیں، جو کچھ کہا جائے گا کروں گی۔“

”اب دیا ہے تم نے مجھ کو فوری کا جواب؟“  
”فی الحال میں کہاں جا رہی ہوں؟“  
”اب تم مشعل طور پر میرے جی ساتھ رہو گی۔“  
”یقیناً ہے۔“ وہ مشعلی سانس لے کر بولی۔ ”حقیقت یہ ہے کہ اب میں اپنے پیشے سے متنفر ہو گئی ہوں۔“

"لیکن میں یہ بات تم پر واضح کر دوں کہ خدا کی سزا موت ہے؟"

"خدا کی کسمال ہی نہیں پیدا ہوتا... میں تو باختر طود پر سکون شہر پا ہتی ہوں؟"

"ابھی تو تمہاری رشا منٹ میں دو سال باقی ہیں۔ بسلی کچھ نہ بولی۔ مخوڑی دیر بعد ان کاڑی ایک بڑی عمارت کے کھلڈنڈیں داخل ہوئی تھی۔ گاڑی سے اتر کر وہ عمارت کے نشست کے کوسے میں آئے۔ یہاں ایک آدمی شاید بیٹے ہی سے ان کا منتظر تھا۔

"وہ اٹھنا بھرا بولا۔ نگرل مکمل روٹ جاتا ہے۔"

"بہرے تر تریب دینے میں دقت لگے گا۔ بسلی نے عاجزان طور پر کہا۔

"جتنی جلد ممکن ہو؟ اس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور باہر چلا گیا۔ بسلی بے سندھ سی ہو کر ایک مونس پر گر گئی تھی۔ گینٹی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مخوڑی دیر بعد بولا۔ کیا تم کچھ دینا پسند کرو گی؟

"ضرور... وہ سر اٹھا لے لیر بولی۔ میرے اعصاب شکست ہو گئے ہیں۔ گینٹی کر کے پٹایا۔ بسلی پیچھے پڑی تھی۔ دیکھتی ہی پٹا دہی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہاتھ پر لڑنے کی سکت بھی اس میں نہ رہی ہو۔ مخوڑی دیر بعد ایک باوردی لازم شراب کی شے اٹھائے جوئے کر کے میں داخل ہوا۔ بسلی نے اسے اشارہ کیا تاکہ وہ خود ہی اس کے لیے ایک گلاس بنا دے۔ لازم مکمل کی تھیں لیکن گلاس تھا اور بسلی انھیں پھاڑے چھت کو گھوڑے جا رہی تھی۔ دھنڈون کی گھنٹی بھی اور لازم اپنا کام چھوڑ کر گرنے کی طرف لپکا۔

"اس نے دیکھو اسٹاکر کان سے نکالنا تھا اور پھر لڑا تھا۔ جی ہاں جی... جی ہاں... موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ فوٹو جس پر فوٹو رکھے ہوئے بسلی کی طرف مڑا تھا۔ آپ کی کال ہے؟"

"اور دھری اٹھا ڈھونڈ۔ بسلی نے غصے کی سی آواز میں کہا۔ پھر ریوڑ مکان سے لگا ہے۔ جی بڑی طرح پوچھتی تھی جو سری طرف سے کسی نے کہا تھا۔ بہت بہت شکر ہے؟

"کون ہے؟ اس نے بھڑائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"جو جی جس کی تصویر کی مشافحت تم ذکر کریں؟

"وہ... بہت زیادہ باختر معلوم ہوتے ہو۔ کیا میں نے غلطی کی تھی؟"

"مجبوری تھی فون پر نہیں بنا سکتی۔ دوبارہ ملاقات ہونے پر میں بناؤں گی؟"

"کب جوں ہی ہے ملاقات... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جیہ تم چاہو...؟"

"م... میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ہر وقت تم سے ملاقات ہے۔ میں بھی تم سے بہت متاثر ہوتی ہوں... لیکن وہ نیگرو جیس ہو گا تمہارے ساتھ؟"

"کہو تو اسے کسی کنوینس میں دھکیل دوں؟"

"تمہارا پنا مسئلہ ہے، میں کیا کہہ سکتی ہوں؟"

"تو میری کہاں ملاقات ہو گی؟"

"جہاں تم کہو؟"

"آج جیسے شام سی سا لڈ ہوں میں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشک ہے میں فون کی۔ دوسری طرف سے سلسلہ منتقل ہونے کی آواز سن کر اس نے بھی ریوڑ سیکھ دیا اور اس دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس سے گینٹی باہر گیا تھا۔ لازم نے گلاس پیش کیا اور انٹر منٹ کو اٹھا کر پیراں کی جگہ پر سیکھ دیا۔

\*\*\*

سی سا لڈ ہوں کے چہرے پر عمران کو بھڑکنا نظر آیا۔ ایسا سکو ہوا تھا جیسے وہاں کوئی حادثہ ہو گیا ہو۔ وہ گاڑی روک کر پیچھے اتر کر پھوڑے درمیان بسلی کھڑی نظر آئی جو حیران اور پتلی پتلی آنکھوں سے ایک ایک کو گھوڑے جا رہی تھی۔

دھنڈو بولی۔ میں کہاں ہوں... اور تم لوگ کون ہو؟ کیا قصہ ہے؟ عمران نے ایک آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

"پہ نہیں اسے کہا ہو گیا ہے۔ جواب ملا۔ ابھی بسلی گاڑی سے اترتی تھی اور پھر خشک کر رہی تھی۔ قریب سے گزرنے والے ایک آدمی کو روک کر اس نے یہی سوال کیا تھا۔ چپ ابھی سن چکے ہیں۔

"خدا اس پر رحم کرے۔ وہ بسلی آہستہ سے بولی۔

"لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ دھنڈو بسلی آہستہ سے بولی۔

"بھے اپنے گھر لے چلو۔ میں ہوش میں ہوں۔ تمہیں یہی چاہتی ہوں تم دہی ہو جس نے پہلی رات مجھے...؟ جملہ پرانے بغیر وہ فوٹو ہو گئی۔

"اپنی گاڑی پر مانی ہو؟ عمران نے پوچھا۔

"جیس ٹیکسی سے؟"

"گھر مل کر کیا کرو گی؟ گھر پر توکل ہی ہو پس کا لڈ ہوا تھا۔

"ہو سکتا ہے ان فوٹو نے گمان شروع کر دی ہو؟"

"تو پھر جہاں دل چاہے چلو... لیکن کسی ایسی جگہ جہاں چارگی گھٹو کوئی اور نہ سن سکے؟"

"جیہ تو اس کے لیے کوئی گھٹا میدان ہی مناسب رہے گا؟"

"عمران سر ہلکا ہوا۔

"جیہ تم مناسب سمجھو؟"

"واہ ایک بات تو مجھے ہے۔ سمندر تو میدان سے بھی زیادہ سرد منڈ ثابت ہو گا؟"

"کیا تم پر مضحکہ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"ہرگز نہیں اس حال میں نہیں پیدا ہوتا۔ مائل پر میری راز راز موجود ہے؟"

"اجن کے شو میں گھٹو نہ ہو سکے گی؟"

"چلو...؟ عمران اس کا بازو پکڑ کر چھانک کی طرف مڑتا ہوا بولا۔

"اس کا چہرہ سا ڈھنڈو ہے اور اڑ کر لڈ لڈ ہے۔ چھانک سے گزر کر وہ مائل کے اس حصے کی طرف بڑھنے لگے جہاں پرائیویٹ کشیاں نگر انداز ہوئی تھیں۔

"خیال رکھو کوئی ہمارے پیچھے تو نہیں آ رہا؟ بسلی بولی۔

"یہ ایک بڑی تعریف کا ہے۔ بے شمار لوگ ہیں۔ آخر تم کس سے غافلت ہو؟"

"گھنٹی کہاں ہے تمہاری؟"

"بس... قریب ہی ہے؟"

"دس منٹ بعد ہر ٹرولر مائل چھوڑ رہی تھی۔ بسلی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے حیرت ہے کہ تم نے مجھ پر اعتماد کیسے کر لیا۔ جب کہ پہلی رات میری ہی دوسرے دوکاروں میں پڑنے پڑنے پہنچے تھے؟"

"تمہاری آج والی شرافت سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔

"ظاہر ہے کہ تمہارے ہاٹنے قہجے دیکھا نہیں تھا۔ اگر تم میری تصویر شافت کر سکتے تو کم از کم میرا پاپ تو مجھے ہرگز نہ دھچکاتا؟"

"تمہارا پاپ...؟"

"ہاں ابھی جس نے تمہارے سامنے تصاویر رکھی تھیں؟"

"ڈائریکٹر جنرل...؟"

"ہاں... دہی...؟"

"میرے لیے ایک دلچسپ اطلاع ہے؟"

"اس شخص کو ختم کر۔ اصل بات کیا تھی...؟ عمران بولا۔

"اصل بات یہ ہے کہ میں تم پر مسلط کی گئی ہوں؟"

"نڈا کی طرف سے؟ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ذائقہ ڈاؤن۔ سنجیدگی سے سنو۔ جیہ ناخن ڈاؤن سے تم پر غور ظاہر کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تم ہی ایس ڈی ہو؟ عمران کی ریزہ چکی بڑی میں سنسنی دہی تھی۔

"میں نہیں سمجھا؟"

"ایس ڈی کے کسی ہیروئن ایجنٹ نے اسے ڈبل کر اس کا بچہ؟"

"میں بالکل نہیں سمجھ سکا کہ تم کی کہہ رہی ہو؟"

"جیہ اب بھی ان کے قبضے میں ہے اور تو بھگوانا چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیا یہ دھنڈو ایس ڈی تو کی جیم کے ممبر ہیں ہیں؟"

"بالکل ہیں؟"

"اور تم؟"

"میں باقاعدہ ممبر نہیں ہوں۔ مناسب اجازت پر کام کرتا ہوں؟"

"بہر حال تم پر زور دیا جائے سب کچھ آگے دیا ہے۔ اٹھو اس کے طرف کار کی باہر تفریح کی یادداشت ایک ماہ سے قبل واپس نہیں آ سکے گی؟"

"اس کی حالت ابھی نہیں ہے۔ عمران غصے کی سانس لے کر بولا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوٹا ہو گیا ہو۔ کچھ اس طرف کار پر بھی کچھ دیکھی ڈالو گی جس نے اسے اس حال کو پہنچایا ہے؟"

"ایک مشینی حمل کے کنڈیہ قوت اڑائی کا خاکہ کر دیا جاتا ہے مشینی حمل کی ابتدا کرنے سے قبل معمول سے اس طرح کی گھٹو کی جاتی ہے کہ وہ نہ ہی انھیں کا شکار ہو جائے پھر شین اس کی قوت لڈا سلب کر لیتی ہے اور وہ رسوا کا جواب بالکل صحیح دیتا ہے۔ جواب کی تعریف کیج کر کہتا ہے جس شین سے انج کر دیا جاتا ہے؟"

"مشاقی پناہ... لیکن تم نے کیوں چوں شروع کر دیا ہے؟"

"مہم... میں... وہ ہکا کر رہی۔ عمران نے قہقہہ لگایا

۳۳۱

بالکل ایسے ہی انداز میں جیسے اس کہان پر یقین نہ دیا ہو۔  
 "سنو؟" بلی جھنجھلا کر بولی "اگر تو یقین نہ کر دے تو خود ہی  
 جہنم رسید ہو جاؤ گے۔ میرا کیا جاتا ہے۔ عمران کچھ نہ بولا ہو نہ وہ  
 چیزوں کے اس پاس ہی تیرا جی مٹی جہاں بڑی بڑی لہریاں نہیں  
 اٹھتیں۔ اندھو جال پھینکے لگا تھا۔ دھنڈہ وہ خوفزدہ ہے جس میں بلی۔  
 "واپس چلو۔"  
 "کیوں کوئی خاص بات؟"  
 "مجھے وہ صحنہ نہیں دیکھا تھا... نہیں سمجھ سکتا تھا وہ دور ہی  
 رہنا چاہیے تھا۔"  
 "کیوں؟"  
 "ملک... کیڑا...؟"  
 "میں نہیں سمجھا۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"  
 "وہ تو نرنگ کیڑا... تم کچھ بھی تو نہیں جانتے..."  
 "کیڑا تو پراختاری ہوئی۔ عمران بڑا نرنگ کر بولا۔  
 "اوہ کچھ نہیں... وہ خوفزدہ کسی مٹی کے ساتھ بولی۔  
 "میرے پاس دوست لے بھی کسی کیڑے کا ڈر کیا تھا؟"  
 "کس دوست نے...؟"  
 "کیا تم بھول سکتی ہو؟"  
 "کم از کم نام تو بھی کے جانتی ہوں۔ ہو تو مسٹا چلاں...  
 اچھا تو سنو، سنو: جویا، صندور، جواں، صدیقی، انانی، خاور، ظفر، ملک  
 اور جیس..."  
 "خدا کی پناہ: عمران ٹھنڈی سانس لے کر ڈھک چلا لے گا۔  
 "اب بتاؤ کہ کیڑے سے کس کا سابقہ پڑا تھا؟"  
 "صندور... لیکن وہ ابھی زندہ ہے۔"  
 "کیڑے نے لہریں تو نہیں ہوتے؟ وہ نہ بڑی سی مٹی کے  
 ساتھ بولی لیکن جویا میں جھوڑو گلا ضرور گھونٹ سکتے ہیں بڑا شکر  
 اتنے ہی بڑے ہوں۔ جتنا بڑا وہ کیڑا ہے۔"  
 "کس محلے میں رہتا ہے، کچھ اپنا بتا بھی تو بتاؤ۔"  
 "ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔"  
 "آخر تم لوگ جو کیا بلاؤ؟"  
 "بین الاقوامی شیراز نش۔"  
 "تمہاری باتوں سے مجھے کچھ کچھ نہ سہو چلا ہے کہیں  
 تم انگوڑی جیٹی تو نہیں...؟"  
 "کیا میں خوبصورت ہوں؟"  
 "بہت زیادہ... کم از کم میں نے تو آج تک ایسی عورت

نہیں دیکھی۔  
 "جویا تمہیں چاہتی ہے۔"

"آغا، انوکھا وہ مٹین میری بھی ہمدرد نکلی۔"  
 "تم سے متعلق بہت زیادہ گفتگو ہوئی تھی اور جویا نے  
 شبہ ظاہر کیا تھا کہ تم ہی ایسے تو ہو سکتے ہو۔"  
 "میں تو بڑا دروغ پرست بھی ہو سکتا ہوں اب تم صبر۔ اپنے  
 بارے میں گفتگو کرو۔ جویا سے مجھے ذرا برابری دیکھی نہیں ہیں  
 اس کی طرح تنخواہ دار نہیں ہوں۔"  
 "میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں اس سے مجھے سخت نفرت  
 ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہاں ہم سب گرفتار ہو جائیں اور تم صرف  
 مجھے سرکاری گواہ بنا کر رہائی دلا دو اور کوشش کرو کہ مجھے بھی  
 نہیں کی شہرت مل جائے۔ میں بنیادی طور پر ایک برنسٹ ہوں  
 ابتداء میں مالی مشکلات نے مجھے اچھا تھا اور میں ان لوگوں کے چنگل  
 میں پڑ گئی تھی۔"  
 "مجھے تم سے ہمدردی ہے جو کچھ بھی ممکن ہو گا تمہارے  
 لیے کروں گا لیکن تمہارا باپ تو فرسٹ سیکریٹری ہے۔  
 "کلیسی میرا باپ صرف میرے جیسی کاغذات میں ہے۔ ورنہ  
 آج سے چندہ پیشتر میں سناں کا نام تک نہیں سنا تھا۔"  
 "ادبو۔ میں سمجھا ادا قاضی تم دشوار لہلہ میں ہو۔"  
 "وہ ایسے تو کشادہ کر کے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔"  
 "ہر کتا ہے کہ مجھے ایسے تو سمجھ کر مار ڈالیں... لیکن  
 یہ تو بڑی زیادتی ہوئی۔"  
 "ایک ایک کر کے تمہارے ساتھیوں کے بیانات لیے جائیں  
 گے اور جب تمہارے خلاف زیادہ تر شبہ ظاہر کیا جائے گا تو پھر  
 شاید یہی ہو۔"  
 "کیا تو میرے بھی میرے ہی خلاف شبہ ظاہر کیا تھا؟"  
 "نہیں، اس کے بیان کے مطابق تم لوگوں میں سے کوئی بھی  
 ایسے تو نہیں ہو سکتا۔"  
 "تب تو اس چاہنے والی کو خدا غارت کرے؟ عمران دانت نہیں  
 کر بولا اور کئی مٹین پڑی۔  
 "اب تم مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھی کہاں مقیم ہیں اور تمہارا  
 سرگز کون ہے؟"  
 "مجھے صرف ایک عمارت کا علم ہے: جہاں ہمارا انچارج کرنل  
 ہوا شیوہ رہتا ہے۔... وہیں وہ مٹین بھی ہے جو اعتراضات کی تفریق  
 کرتی ہے۔"

"اگر انھیں تمہاری اس حرکت کا علم ہو جائے تو...؟"  
 "مار ڈالی جاؤ گی۔ لیکن اب مجھے رہنا ہے تمہارے ساتھ ہی  
 ... یہی ان کی سکیم میں شامل ہے۔ اب مجھے علم ملا ہے کہ جس طرح بھی  
 ممکن ہو تمہارے گھر پر جاؤں۔ بقیہ باتیں بعد میں ٹیکس گی۔"  
 "اچھا تو اس لیے تم نے میری ہمدردی کا ٹھونگ دیا ہے؟"  
 عمران نے فیصلہ نہیں کیا۔  
 "چلوئی الحال ہی سمجھو اور تمہارا کیا بھڑکا ہے لیکن میں نے  
 تم سے جو کچھ بھی کہا ہے اس میں ذرا برا بھی جھوٹ شامل نہیں  
 ہے اگر زندہ رہے تو خود دیکھ لو گے۔ دیکھ کر تمہیں اس ٹیم کا  
 صبر سے خطرناک آدمی سمجھتا ہے۔"  
 "مالا کہ مجھے زیادہ احقر آدمی شاید روئے زمین پر کوئی  
 دوسرا نہیں ملے گا کہ خواہ مخواہ ایسے فکے جاں پس گیا ہوں۔  
 اب اسی دھڑکے کو لے لو جس سے اس مصیبت کی ابتدا ہوئی تھی۔"  
 "قابلا تمہارا اٹھارہ بریلین کیس کی طرف ہے؟"  
 "تم جانتی ہو...؟ عمران تنہا انداز میں چوٹا۔  
 "کیوں نہیں...؟"  
 "تم خوش قسمت ہو کہ اپنے معاملات سے اس حد تک باہر  
 ہو: ایسے تو کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا۔ مثال کے طور پر مجھے جویا کے  
 توسط سے مزیت ملی تھی کہ وہ دونوں کو ایک محلے میں بند کر دیا  
 مفسوس وقت برعکس کرانے سے مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہاں تو پر کسی  
 موجود ہے۔ البتہ میں صندور سے معلوم ہو کر وہیں اس کے کابری لین کی  
 چھینا تھا، مجھے علم نہیں تھا کہ جگہ اس لیے کرنا ہے کہ پٹا ہے  
 کے دوران میں صندور کی نامعلوم آدمی کابری لین کیس چھپتے لے گئے  
 "کمال ہے انھیں اس حد تک بے خبر رکھا جاتا ہے۔ وہ  
 حیرت سے بولی۔  
 "صندور نے بھی اس لیے ظاہر کر دیا کہ اس پر کسی بہت  
 بڑے کیڑے نے حملہ کیا تھا۔ اس طرح وہ بریلین کیس اس کے  
 ماتھے سے بھی لٹل گیا۔"  
 "بلی مٹین پڑی۔ پھر بلی نے داخل اسی بریلین کیس کی وجہ  
 سے تم سب روشنی میں آئے ہو۔ ورنہ ہم ایسے لوگ تو کے متعلقین کو کیسے  
 جان سکتے؟"  
 "اچھا تو یہ بات ہے، اگر پانچویں علم تھا کہ بریلین کیس چھینا  
 جائے گا۔"  
 "فعلی علم تھا، ورنہ ہم تم کو رولی کی تاک میں کیوں رہتے؟  
 "مردن کٹھانے کا یہ ایسے تو کسی دن؟"

"تم کیوں کرتے ہو اس کے لیے کام... کرنل اور پشیم کرنل  
 "نہیں کرنے دیتا۔ وہ تو اندھیرے کا تیر ہے۔ اگر کسی کام سے  
 انکار کر دیتا ہوں تو وہ چلتے سر پر بھی چھپیں نازل ہوتی ہیں۔ ایک  
 بار کا کرے۔ میں نے اس کا علم لینے سے انکار کیا تھا۔ ان کے کو اچھا  
 خاصا اپنے فلیٹ میں سو یا لیکن میں آج تک کسی تو تک غلط اور مشفق  
 ڈسٹ بن میں چلا تھا اور ہم ہر صوفیک اللہ مشفق تھا۔  
 "کیا تم کچھ نہیں رہے ہو؟"  
 "یقین کرو... وہ اپنے ہاتھوں کو کسی ایسی ہی سڑائی پاتا ہے۔  
 "تب تو کرنل جو پشیم کر دیا تو ان کو پھینکا جائے گا۔ وہ ہنس چکی  
 "لیکن ہم اپنی مشاعر کو کس محلے میں ڈٹ کر؟"  
 "سنو۔ اسی طرح وہ کیڑے ہم پر نازل ہوتا ہے۔ اگر ہم سے  
 کوئی لٹلی سرزد ہو جائے... اس پر غارت کر دو تو گناہاں اچھ جانی ہیں  
 اور وہ اپنے شمار کا لگا گھونٹ دیتا ہے۔"  
 "ہم دھڑل ہی مظلوم ہیں؟ عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔  
 "اس لیے ہیں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔"  
 "میں تیار ہوں... تم نے غالباً ابھی بین الاقوامی شیراز نش پڑا  
 کا تذکرہ کیا تھا؟"  
 "لوں اچانک سے ادا سے کا بہی نام ہے، ہیڈ آفس جینیوا  
 میں ہے اور بظاہر ہم بین الاقوامی تجارتی کمپنی کی چھان بین کرتے  
 ہیں۔ ایک ایسی پراڈیوٹ سٹریٹس انکسٹی سمجھو جو بے متعلق معاملے  
 پر کسی بھی ملک کا کوئی تاہم اپنے لیے کام کر لے یا یاد رکھنا ہے۔"  
 "سمجھ گیا لیکن حقیقتہً بڑے کچھ اور ہے؟ عمران سڑک بولا۔  
 "اصل بڑے یہ ہے مشران کہ ہم ایک ملک کے سٹریٹس ادا  
 پڑا کر کسی دوسرے ملک کے متحدہ ذوق کر دیتے ہیں، ایک ملک سے  
 اس ایس کی وجہ سے ہمارے کسی بڑے سوسے غراب ہو گئے۔"  
 "اف۔ فو۔ اب سمجھ آئی بات... ایسے ہی وہ اسٹیشن  
 کے کہ ختم کر دینا چاہتے ہیں؟"  
 "متم ٹیکسک بھیجے؟"  
 "میں بھی ایسے تو سے بھیجا پھڑانا جاتا ہوں۔"  
 "تب تو مجھ سے لٹلی سرزد ہوئی ہے؟"  
 "کیا سلاط؟ عمران چونک پڑا۔  
 "ایسی صورت میں تم میری مدد کی طرح کر سکو گے؟"  
 "یقین کر۔ میں ہی چاہتا ہوں کہ کسی طرح ایس کی گردن  
 کٹ جائے۔"  
 "واپس چلو... میں نے خواہ مخواہ اپنی زندگی کو خطرے میں



# فوڈ ایسنس S.A.C.

کے چند قطرے  
آپ کے کھانے مشروبات اور کنفلکشنری کو  
حقیقی لذت سے قریب تر کر دیتے ہیں۔

ایس ایس فوڈ ایسنس کے  
کیوڑہ • گلاب • زعفران • بریان  
• وینلا • آئس کریم • انناس • کیلا  
• صندل • نارنگی • رس پھری اور  
دیگر خوشبویات سے اپنے کھاؤں  
کو حقیقی لذت بخشیت۔



استعمال کا طریقہ: دو بالائے کمرے تیلے  
SAC زعفرانی قوام: ۱۰ ماہیہ

مینوفیکچرر: ایس ایم ڈن اینڈ کمپنی، پتہ بازار کراچی ۲۱۵۹۰۰۶

REPCOM



"ایک نمبر اور ہے کرنل: پیرسن اسے غور سے دیکھتا تھا اور  
بولتا کرنل اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ شاید ناداری مخاطب  
کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا تھا۔  
"کیسی خبر؟ اس بار اس نے پیرسن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔  
"ہاں! ان کا ہٹ کا شمار ہو گئی ہے اس لیے اس کا علاج  
مزدوری ہے۔"

"میں نہیں سمجھا؟"  
"وہ گھنٹی سے کہہ رہی تھی کہ اسے اپنے پیٹے سے نفرت  
ہو گئی ہے۔"  
"اُوہ... کرنل سنا کہ سی مسٹر کا ہٹ کے ساتھ بولا: میرے  
پیٹے میں بات نہیں ہے۔ جلد یا بدیر ہر شخص اپنے پیٹے سے منفرد ہو  
جاتا ہے لیکن اگر پیشہ منفعیت نسل ہو تو اس سے بچنا نہیں چھوڑا سکتا  
"عورتوں کی قوت فیصلہ عموماً ناقابلِ قبول رہتی ہے کرنل۔"  
"لیبل ہم سے فطری بھی کر سکتی ہے!"  
"اس قسم کے اوپم میں نہ پڑو اگر اس نے فطری کی تو خود  
بیچنے لگی۔"

"لیکن کرنل! کیا عمران اس پر اعتماد کر لے گا۔ وہ میں حالات  
کے تحت عمران تک پہنچی ہے ان کا تعلق تاریخی ہونا چاہیے عمران  
اس سے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جائے۔"  
"یہ ساری باتیں میرے سوچنے کی ہیں۔ تم لوگ صرف اپنے  
کام سے کام رکھو۔ جو کیا کیا حال ہے؟"  
"اب تو ہو گئی ہیں ہے اور میں طرح طرح کی دھمکیاں دیتی  
رہتی ہے۔"

"اسے یہاں لاؤ؟"  
"بہت بہتر کرنل: پیرسن نے کہا اور کمرے سے چلا گیا۔  
"کرنل نے انٹروونٹ کا ایک اور پیش جن دیا اور اس کا  
میں بولا۔

"ٹپ دیکھاؤ جو کیا حال ہے ٹپ سمیت بہت پہنچا دوہ  
"اوسے کرنل! دوسری طرف سے آواز آئی۔ ریپورٹر کرنا  
ہم دیکھ کر وہ پھر آرام گزری پر نیم دلاڑ ہو گیا...! تھوڑی دیر بعد جو کیا  
اور طلب کیا بولا ٹپ دیکھاؤ دو توئی ساتھ ہی پہنچے تھے۔  
"بہتہ جاؤ؟ کرنل نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ جو کیا  
نے بڑی سہجائی سے اس شخص سے پوچھ کر کیا عقلمند پیرسن میز  
پر دیکھے ہوئے ٹپ دیکھاؤ کے قریب کھڑا رہا۔ کرنل خاموشی  
جو کیا کی طرف دیکھے جا رہا تھا لیکن وہ غور نہیں اور کچھ نہ ہی تھی۔

دلنے کی کوشش کی تھی:  
"بہت زیادہ عقل مند بننے کی کوشش دکر دیکھاؤ کرنل جو  
مجھے نیم کا سب سے زیادہ خطرناک آدمی قرار دیتا ہے۔ میری باتوں پر  
یقین کیوں کر نہ گا۔"

"پھر بھی تمہاری اس بات سے جاہلی ہوئی ہے:  
"اس کے باوجود وہی اس حالت کا پتہ سلوم کرنا چاہتا ہوں۔  
جہاں وہ پیشہ نصب ہے۔"  
"اب تم میری گردن کو اس کے انکانات پر طوق کر رہے ہو؟"  
"میں نہیں سمجھا۔"

"اگر انھوں نے محسوس کر لیا کہ تم میں سے کوئی اس حالت کی  
طرف متوجہ ہو گیا ہے تو پھر میری خبر نہیں!"  
"دکر دکر۔ ہم بھی اناؤسی نہیں ہیں وہ تھوڑی دیر تک غلط  
رہی پھر عمران کو اس حالت کا عمل وقوع بتانے لگی۔  
"کرنل جو ریپورٹیں قسم کا آدمی ہے اور یہاں ابھی موجود گی  
کا کیا جواز رکھتا ہے۔"

"میں صرف اپنے ہاں میں ہاں نہیں دیتی گھنٹی کی بجی بن  
کر یہاں آئی ہوں۔"  
"فیروز... فیروز... اسے بھی دیکھیں گے۔"  
"اگر تعین دیکھنے کی مہلت مل سکے تو ضرور دیکھ لو گے۔"

۱۹

کرنل جو ریپورٹیں میز پر رکھے ہوئے انٹروونٹ کا ایک  
پیش دیا اور اس کا پیش میں بولا۔ پیرسن کو پہنچ دوہ ریپورٹر کرنا  
ہم دیکھ کر وہ پھر آرام گزری پر نیم دلاڑ ہو گیا تھا تھوڑی دیر بعد ایک قوی  
بیکل آدمی کمرے میں داخل ہو کر ایک جانب کھڑا ہو گیا۔  
"آج کی رپورٹ! کرنل اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔  
"عمران کے علاوہ اور سب فاشب ہو گئے ہیں کرنل: پیرسن  
نے کہا۔

"سب کچھ تو تعین کے مطابق ہو رہے ہیں۔ تنویر کو کسی لیے  
چھوڑ دیا گیا تھا اس کی کیفیت دیکھنے کے بعد انھیں انڈر کرنا دیا جی  
ہو سکتا لیکن اسلئے عمران کو فاشب نہیں ہونے کے لیے۔ وہ دونوں  
اب کہاں ہیں؟"

"دوسرے کے ایک ہٹ ہیں۔ ایسا سلوم ہو رہا ہے جیسے  
عمران وہی مقیم رہنا چاہتا ہو۔ دونوں نے اپنے غلیظ کی شکل...  
تہیں دیکھی۔"  
"ان دونوں پر کرنل نظر رکھو۔"

۷۴۴

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

ایسا کرو کہ وہ جی جاکے ہیں اور میں جی ہرگز نہیں

٢٢٥



ہے یہی میں مبتلا کر کے شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔  
 "پردہ امت کرو۔۔۔ بہر حال، تم نے ایک ٹوکوان حالات سے مطلع کر دیا یا نہیں؟  
 "ابھی نہیں... جو لیا اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔  
 "اسے بناؤ کہ ہر کن شکار میں گھرے ہوئے ہیں۔  
 "کہا اسے علم نہ ہوگا؟ عمران نے اس دیکھارک پر غماز خیال کرنے کی بجائے اسے غور سے متعلق بتائے ہوئے کہا: بسلی کے بلیں کے مطابق وہ بھی اصلی کے مظالم کا شکار بن چکا ہے اور ایک ماہ سے پہلے وہ اپنے آپ نے نہیں اس کے کچھ دیر غمازی ہی پھر عمران سے بسلی کو غلط کر کے کہا: "سب سے زیادہ خطرے میں اب تم ہو۔"  
 "م... میں کس طرح؟  
 "جو لیا کا ہوش و حواس کے ساتھ واپس آنا ہی اس کا ثبوت ہے۔ تو برونو لگا ہو گیا ہے، ظاہر ہے کہ اسے اس حال کو اس لیے پہچانایا گیا ہے کہ وہ اپنی چٹا کس کو نہ سنا سکے؟  
 "اچھا تو پھر...؟  
 "پھر یہ کہ انھیں جب تمہاری آواز سنائی دینا بند ہو گئی تو انھوں نے جو لیا کو برا کر دیا؟  
 "میں نہیں سمجھتی تم کی کہنا چاہتے ہو؟  
 "کچھ نہیں... لگے کہ وہ... سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تم میری آغوش داری ہو؟  
 "جیسے انھیں میں ڈٹاؤ، صاف صاف بتاؤ۔  
 "یہ جو تمہاری گردن میں لپکتے سے بھاؤ کا لاکھ پڑا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک چھوٹا سا اثر شیر پھٹی رات تک موجود تھا۔  
 "وہ تو میں نے تمہیں بتا ہی دیا تھا۔  
 "لیکن وہ کیونے سے بھاؤ کا اثر نہیں تھا اثر شیر ہے اور اتنا طاقت ور ہے کہ تمہاری سامنیوں کی آواز تک ان لوگوں تک پہنچاتا رہے جو گا۔  
 "تو کون بناؤ؟  
 "بھئی رات جب تم بے خبر سو رہی تھیں میں نے لاکھ تمہارے گلے سے آنا کر اس کا بندھنا نہ لیا تھا اور اس سے ٹوٹ کر نکال کر وزن پر رکھنے کے لیے لاکھ میں ہلکی کی ایک گانٹھ رکھ دی تھی۔ لیکن وہ تو لاکھ کھول کر دیکھ لو۔  
 "ہلکی کی گانٹھ؟ جو لیا ہنس پڑی۔  
 "مجھ میں کبھی کی وجہ نہ تھی۔ وزن میں فراموشی کے وزن کے ٹک بنگ تھی۔ اس لیے کام چل گیا۔ بسلی نے اس کے بیان کی تھوڑی

کے لیے لاکھ اتارنا سنا اور پھر اس کے اندر ہلکی کی گانٹھ ہی پائی تھی۔ اس کا چہرہ فن ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو جانے کے سے انداز میں آگے پیچھے ہونے لگی۔  
 "اسے سنبھالو؟ عمران نے جو لیا سے کہا اور خود میٹ سے باہر نکل آیا۔ برآمدے میں رنگ کر ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے طویل انگڑائی لی تھی۔ اور پھر آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ پشت سے جو لیا کی آواز آئی: "کہاں چلے؟"  
 "ڈراما زوہم... عمران نے اس کی طرف مڑے بغیر کہا۔  
 "وہ بے ہوش ہو گئی ہے؟  
 "خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔  
 "سوال تو یہ ہے کہ جسے اس طرح رہا کر دینے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟  
 "کچھ نہ کچھ شراب بھی تمہارے ذہن پر پاتی ہے؟ عمران مڑ کر اسے غور سے دیکھتا ہوا۔  
 "کیوں؟  
 "کتنی باتیں سمجھاؤں کہ اگر تم اس عمارت سے برآمد ہو جس توان کی گردن میں جنس جالیں... وہ طائرہ وہاں کیو تو گینے کا پورڈ لگائے بیٹھے ہیں۔ جیسے ہی بسلی کے اعمال سے آگاہی کا سلسلہ ختم ہوا، انھوں نے تمہیں رہا کر دیا۔  
 "بقید لوگ کہاں ہیں؟  
 "اپنے گھروں پر نہیں ہیں۔  
 "ادہ... تو کیا... وہ بھی...؟  
 "نہیں، وہ سب ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہیں... وہ بہتوں کو کچھنے کے کچھنے میں نہیں پڑیں گے... تو برونو کی خاموشی کو چکا ہے۔ تبھی اپنی ایک فطری کمزوری کی بنا پر پکڑا... گلیا متنا۔  
 "فطری کمزوری سے کیا مراد ہے تمہاری؟  
 "خود میں کھو پڑی سے باہر ہو کر گیواں کرتی ہیں اور مردوں سے زیادہ کھو جاتی ہیں۔ بہر حال، امیری جتنی بن جانے کا سامان کر آئی ہو۔ اب مجھے وہ اس کڑی تک پہنچانے کی کوشش ضرور کریں گے۔  
 "فصل باتیں نہ کرو۔۔۔ بسلی کو شیشے میں اتارنے کی کوشش کرو، وہ ان کے خلاف شہادت دے گی؟  
 "وہ دے دے نہیں ہیں، یہ بات پولیس کے ریکارڈ پر آچکی ہے کہ بسلی خود فراموشی کے مرض میں مبتلا ہے، لہذا اس کی شہادت

قانونی حیثیت سے قطعی ہے وقت ثابت ہوگی۔ اسی لیے مجھے ہی انھیں علم ہو کر بسلی نے مجھے حالت کا پتہ بتا دیا ہے۔ انھوں نے تمہیں وہاں سے نکال باہر کیا۔  
 "تو پھر اب کیا کیا جائے؟  
 "اب میں خود ہی جا رہا ہوں ان کے پاس۔  
 "کیا مطلب...؟  
 "ان سے کہوں گا بھلا مجھے کڑی برادر ٹوب چڑھا دو سر پر... میں انکس تو تو ہوں نہیں کروہ مجھ سے اس کا اعتراف کرالیں گے لیکن انھیں یہ ضرور معلوم ہو جائے گا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں یا نہیں؟  
 "فصل باتیں نہ کرو۔  
 "اسے اسی پکڑنے تو میرا طریقہ کیا ہے؟ وہ جو لیا کو گھونڈ دھا کر لیا۔ اگر میں تمہاری نظروں میں دوسروں ہی جیسا ہوتا تو کبھی میرے انکس نہ ہونے کے امکانات پر غور نہ کرتیں؟  
 "جو لیا نے مڑ کر دوسری طرف پھیر لیا... عمران ساحل سے ٹکرنے والی ہروں پر نظر جمائے کھڑا تھا... کچھ دیر بعد اس کی طرف مڑ کر بولی: "ہمارا تعلق پولیس سے تو ہے نہیں کہ میں عدالتی شہادتوں کی پروردہ ہوگی ہم اپنا طریق کار کیوں نہیں آدھاتے؟  
 "ہاؤ۔ اس سلسلے میں انکس تو بے امکانات حاصل کرو۔۔۔  
 "بہن ذاتی طور پر کچھ بھی دیکھ سکتی ہو؟  
 "وہاں سے مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے میں نے اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔  
 "وہ احمق نہیں ہے... میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے فون کا ریسیور اٹھا لے کر بھی زحمت گوارا نہ کی ہوگی۔  
 "آؤ کیوں؟  
 "اس لیے کہ چوہوں کی طرح مارا جائے۔  
 "تب تو پھر تمہیں ہی انکس پر ہونا چاہیے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی سائنڈل کی طرح دفعتاً پھر رہے ہو۔ جو لیا مل کر لپ۔  
 "یہ تم ہی کہنا چاہتی ہو کہ وہ اپنے حیدرے کا لالہ نہیں ہے؟  
 "پھر کیا کہوں؟  
 "کیا تم نے ٹرانسپیرینڈنسی اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی؟  
 "نہیں۔  
 "لہذا اس پر بھی کوشش کرو... اور میرے سامنے ہی کرو۔ تاکہ تمہیں مزید اطمینان ہو جائے، حالانکہ تمہیں پہلے بھی اس کا تجربہ

ہو چکا ہے۔ میری موجودگی ہی میں تمہارے پاس اس کی کالیں آتی ہیں۔ بہر حال تمہارے ذہن سے یہ غلط لگانا چاہیے کہ میں انکس تو ہوں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تمہارے دوسرے سامنی اسی کے حکم سے اندر گراؤ نہ ہوئے ہیں؟  
 "میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟  
 "جب تم ہی انھیں سمجھ سکتیں تو کیا میں سر کے بنی کھڑا ہوا ہوں؟  
 "یہ کیا بات ہوئی؟...  
 "انکس تو بے لحد تھا اور ہی حیدر ہے۔  
 "اؤہ... دیکھو... بسلی ہوش میں آئی یا نہیں؟ وہ مڑ کر سر کے میں چلی گئی۔ عمران نے بے پردہائی سے شانوں کو جھٹل دی اور برآمدے سے انکر ساحل کی طرف بڑھ گیا سورج غروب ہونے غمازی دیر ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی افق میں سورج رگولہ والی دھاریاں پاتی تھیں جن کی چھوٹ ساحل پر پڑ رہی تھی۔ ایک دیوانہ جگہ پہنچ کر اس نے لہر و نائین کا ٹوٹا لٹیر لگا لگا اور انکس تو کی آواز میں بیک ڈیر کے توسط سے اپنے دوسرے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔  
 ★★  
 سیاہ رنگ کا بڑا سا سوٹ کیس احتیاط سے مٹی فرسٹ پر رکھ دیا گیا اور وہ دونوں ڈراما ٹیگ سوٹ پر جا بیٹھے پڑیں ڈراما ٹیگر دھماکا اور اس کا سامنی پشت گاہ سے ٹک کر سر گر کر ٹکڑے ٹکڑے لگا۔ دن کے دس بجے تھے۔ دھوپ میں ابھی زیادہ حرارت نہیں آئی تھی۔  
 "اب پتہ نہیں کس کی شامت آئی ہے؟" پیٹر سن کا... سامنی بڑبڑایا۔  
 "ان دو کی کسی کی؟ پیٹر بے پردہائی سے بولا۔  
 "کرنل کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ آخر اس عدوت کو پڑی کیوں نکال دیا۔ اس کا سامنی تو اب تک ٹرانسپیرینڈنٹ کے لہر اٹھنے؟  
 "سوال تو یہ ہے کہ تم اپنا ذہن کیوں ابھار رہے ہو۔ جیسے اپنے کام سے کام نہ لگتا ہے؟  
 "لیکن اہم جا کہاں رہے ہیں؟  
 "ظہر سواری کے کلب کے آس پاس؟  
 "وہ تو شہر کے باہر ایک ویران مقام پر ہے اور مجھے نہیں یاد پڑتا کہ پہلے بھی یہ سوٹ کس ایسے کسی ویران مقام پر لے جایا گیا ہو؟  
 "تم پھر بیٹھنے لگے۔





"میں گاڑی لے کر آتا ہوں... پھر سی سائڈ میون چلیں گے۔"  
 "ماہر اندھیرا ہے... قدر احتیاط سے۔" جوہا بولی عمران  
 ہانرنگ لگا۔ اودھ خاموش بیٹھی ایک دوسرے کی شکل دیکھتی رہیں۔  
 پورا ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن عمران کی داپسی نہ ہوئی۔  
 "پتہ نہیں کیا تھا؟" جوہا پڑ پڑائی۔

"جس حد تک میں نے خطرے کا احساس دلا ہوا تھا، کوئی اور  
 ہوتا تو ہر قدم دنگ تھا۔ یہی لے گیا۔"  
 "میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے خطرے کا احساس دلائے بغیر  
 مرنے کی مطابق چلائی نہ ہوتی۔"

"میں نہیں سمجھی، اگر کیا کہنا چاہتی ہو۔"  
 "اسے غلطی سے خبر ہو جاتی ہے اودھ آنکھیں بند کر  
 کے اندر سے کنوئیں میں چھلا لگ لگا دیتے ہے بھی گریز نہیں کرتا۔"  
 دھنڈا ہارے کسی گاڑی کے رکنے کی آواز آئی... پھر جوہا اٹھ رہی  
 رہی مٹی کے عمران کر کے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنے اٹھوٹوں میں  
 دوپٹے بڑے ناظرہ دان لٹا رکھے تھے۔

"میںیں کیا ہیں گے؟ اس نے کہا۔ سی سائڈ میون میں  
 بہت ہار پڑے۔"

"تم نے دیکھا۔ یہی ہاتھ پکڑا کر بولی۔ میں دیکھتی تھی... اتنا  
 بے وقت نہیں معلوم ہوتا۔"

"تمہاری قیامت ڈھنڈا لایا ہوں، عمران نے جوہا سے کہا۔  
 جوہا کچھ دہولی خاموشی سے اسے دیکھتے جا رہی تھی پھر وہ کھانے  
 کے کمرے میں آئے تھے اور دونوں عورتوں کے کھانا بن رہا تھا۔  
 عقلا کھانے کے دوران میں دھنڈا جوہا نے منہ سے کیا جیسے اس کا  
 ذہن تاریکی میں ڈوبا جا رہا ہو۔ اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران  
 اور سلی کو دیکھا... ان دونوں کی بھی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ  
 آہستہ چل رہے تھے۔ اس نے لوہا لگا کر اٹھنا چاہا لیکن قدم ہلکے  
 اور پھر سے بالکل ہی جڑی دریا۔ پھر آنکھ کھلی تودھ فٹا ہو گئی...  
 یہ تو وہی کرہ تھا جہاں کچھ دنوں پہلے اسے ایک الایٹک تجربے  
 سے گزارنا پڑا تھا۔ عمران اس کی سرس پانچھا ہوا نظر آیا جس پر بھی کرہ  
 اس سے بھی اعترافات کر چکے تھے۔ یہی بھی اپنی ہی طرح فرش  
 پر پڑی دکھائی دی کر رہے ہیں انہی دنوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔  
 وہ خود زہرہ نظروں سے شین کی طرف دیکھتی رہی۔ عمران کی آنکھیں  
 بند تھیں۔ دھنڈا قدموں کی آہستہ سنائی دی... اور شین کا ہیر  
 کر کے میں داخل ہوا۔ جوہا لوہا لگا کر اٹھ گئی تھی۔ عمران نے بھی  
 آنکھیں کھول دیں لیکن یہی اسی طرح پڑی رہی۔ آہستہ شین کے

قرب کھڑا نہیں گھسے جا رہا تھا پھر وہ آہستہ آہستہ سلی کی طرف  
 بڑھنے لگا۔ اس دوران میں شاید سلی کو بھی ہوش آگیا۔ آہستہ آہستہ  
 قریب دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی۔  
 "تمہیں کرنل نے طلب کیا ہے۔ آہستہ کرنے اس سے آہستہ  
 سے کیا۔"

"م... میں..."  
 "جلدی کرو... اس نے کہا اور اس کا بازو پکڑ کر اٹھاتا  
 ہوا بولا۔

"آج وہ صبح ہی سے بہت شقتے میں ہے اور تم اپنے شش  
 میں ناکام رہی ہو۔ اس لیے شاید تمہاری غیر نہیں۔"

"جیسے بھلا... وہ کسی شخص ہی کی طرح پھوٹ پھوٹ  
 کر رونے لگی۔ دھنڈا جوہا اپنی جگہ سے اٹھی اور اس پر ٹوٹ پڑی۔  
 اس نے اس کے ہاتھ شانے پر کراہنے کا ہاتھ مارا تھا۔ دوسرے ہی  
 لمحے میں وہ جھوٹا جھوٹا شش پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو  
 ہو چکا تھا۔ چانک عمران بولا۔

"اول دوسرے کی احمق ہو۔"  
 "کیوں؟ کیا مجھ پر؟" جوہا جھڑک رہی تھی۔

"اسے تو کوئی نہیں... ہاتھ پکڑ کر عمران اٹھتا ہوا  
 کر کے کے پاتے سے بندھی ہوئی اس کے چروں کی رستاں کھلی  
 چلی گئیں اودھ کر کے کے پاس سے ہٹ آیا۔ پھر اس نے جوہا کے  
 شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں یہاں کرنل جوہا کی تلاش کر رہے ہیں ناکام ہو گیا  
 تھا۔ اس لیے خود ہی بندھ کر بیٹھ گیا کہ دیکھو اب کیا ہوتا ہے... تم  
 نے کھیل لگا دیا۔ پتہ نہیں کرنل نے کہاں سے سبل کو طلب کیا تھا۔"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے... ہم یہاں کیسے پہنچے؟"  
 "خاموش رہو... اوہ ایک بیک عمران اچھل پڑا اور جھٹک  
 کر ہار چلا۔ اس کا چمٹھ لگا دیا۔ عمران نے اس کے کوٹ کی اندھولی  
 جیب سے ویسا ہی لاکٹ برآمد کر لیا جیسا سلی کی گردن میں پڑا  
 ہوا تھا۔ اس نے اسے اپنی آڑی کے پیچے دبا کر تو دیا اور آہستہ  
 سے بولا۔ اس کی وجہ سے اسے علم ہو گیا ہو گا۔"

"کس بات کا؟"  
 "اسی کا جو بھی یہاں ہوا ہے اس نے ہماری گنگو مان  
 سنیں ہوگی۔ سبل دھار سے لگی سمجھتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا  
 تھا جیسے کوئی ہو گئی ہو۔  
 "مجھے بتاؤ کہ ہم یہاں کیسے پہنچے؟" جوہا عمران کا شانہ جھجھ

رک گئے... ایک ایک عمران کے شانے سے پتہ چڑھ کر اس کا بازو لٹکی لٹکے  
 کے پھلے جھٹکے کی کھال درمیان سے پھٹ رہی تھی اور اس کے  
 اندر سے ایک انسانی جسم برآمد ہو رہا تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھ  
 سے کھال پکڑ کر جھٹکا مارا... دوسرے ہی سے سلی چینی تھی۔  
 "کرنل جوہا نہیں۔"

"لیکن... کرنل جوہا کی وہاں نہیں... خوفناک...  
 لوگوں کے پاس سے ناگین غائب تھیں، اور وہ ہتھیاروں کے بل تنہا  
 کھڑا تھا! اسی حالت میں اس نے پھر چھلانگ لگا دی۔ اس کا عمران  
 کے سینے سے ٹکرایا تھا... لیکن اس بار وہ عمران کو بلا بھی نہ سکا۔  
 عمران نے اسے اپنے بازوؤں میں پکڑ لیا تھا۔

"خدا کی پناہ! سبل کب کہاں کی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی یہ  
 تو ایسا نہیں تھا۔ اس کی ناگین کیا ہوئی؟ یہ ہم بھولوں سے بڑا  
 قدر تھا۔"

"کیوں بکواس کر رہی ہو؟ عمران کرنل کو تینوں انجیلوں کی  
 طرف اچھٹا ہوا ہوا... ہو سکتا ہے اس کی ناگین دوسری جگہ  
 غائب ہیں کام لگتی ہوں۔ بہر حال کرنل غائب ہے جس تھا۔ اس  
 کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیے گئے۔

"اب اس کو اس کوئی پتہ تھا؟ عمران نے اعتراف کرانے  
 والی گری کی طرف اشارہ کیا۔

"تہ... تم... کیا کرو گے؟ کرنل پھر بھی کوئی آواز میں بولا۔  
 "سب سے پہلے تمہاری مصروفی ناگین تلاش کر کے تمہیں  
 مکمل کر دیں گا۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ ناگین تلاش میں آتی دیر  
 تک ایک اودھ سے آؤں گے نہ تارا۔"

"تمہارے علاوہ کوئی اور ایسے تو نہیں ہو سکتا! اب مجھے نہیں  
 آگیا ہے کرنل کے ہونٹوں پر سفاح سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ذرا  
 ہی سی دیر میں اس نے اپنی حالت پر قابو پایا تھا۔

"ایکس ڈو؟ عمران نے قبضہ کر لیا۔ اس کو تو وہی جنگ کرتا ہے  
 ہم سب اس کے صبر میں۔ تمہارے فرشتے بھی اس تک آئیں  
 پہنچے سکتے، تمہیں شاید علم ہو کہ اس وقت کیا ہو رہا تھا۔ اودھ آؤی پڑی  
 میرے ہٹ کی گردن کر رہا تھا۔ اس بار نظر تو اس نے میرے سر پر  
 ریت سے بھرا ہوا تھا۔ اس کا مجھے بے ہوش کرنے کی کوشش تھی۔  
 لیکن خود ہی خود تک میں آکر نیچے پڑا۔ پھر اس سے سب کچھ اگلا  
 لینا مشکل کام نہیں تھا، نیچے کے طور پر تم نہیں دیکھ رہے ہو۔  
 میرے تمام سامنے تو میرا کشور دیکھ کر میرا آپ میں اودھ ادھر بٹھ  
 ہو گئے تھے لیکن تمہارے آؤیوں پر اٹھوں نے کوئی نظر نہ تھی۔

سہیلی۔  
 "ہم اپنے خوراک موم میں نہیں ہیں۔ عمران نے خشک  
 لیے ہیں کہا۔ اسی وقت کہاں بھی ملنا چاہتی ہو۔ جوہا سلی کی  
 طرف تڑپتی اور اس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ وہ چانک جھپٹے گی۔  
 اس کے ہاتھ دھلے کے دوران اس کی طرف اٹھنے ہوئے تھے۔ وہ  
 اس جانب مڑے اور جوہا کی بھی پتہ نکل گئی۔ وہ پکڑ کر لڑا کر رہی  
 داخل ہوا تھا۔ اس کی سرخ سرخ آنکھوں سے شعلے نکلنے معلوم  
 ہوتے تھے۔

دوران سے کسی قدر آگے چڑھ کر ٹک گیا۔ اس کے  
 لیے بے باق بار بار بل رہے تھے پھر وہ چلا ہوا، سلی کی طرف بڑھنے  
 لگا تھا۔

"او کیلئے... عمران دلہن آفر صبر سے کس زبان میں  
 گفتگو کی جاتے؟ پھر وہ اس نے اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔  
 "کہا تو رہی ہے؟" جوہا سلی پھاڑ کر چینی تھی لیکن اس  
 دیر میں وہ کیلئے کی پشت پر سوار ہو چکا تھا۔ کیلئے نے پٹا لگا  
 اور اس کی گردن کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا لیکن عمران نے  
 اسے جھٹکا دیا... وہ کئی فٹ پیچھے کھسک گیا تھا۔

اب کیلئے نے مٹی کے عمران اس کے اوپر سلی سے درمیان میں  
 نظر آ رہا تھا۔ اس کی پشت سلی کی طرف تھی اور دھنڈا کیلئے کے جانب۔

اس بار کیلئے نے بالکل کسی گتے کی طرح اس پر جھٹ لگائی تھی،  
 یہ ٹکرائی تھی کہ عمران کے پاؤں اٹھ گئے۔ وہ چاروں شانے چٹ  
 گر اٹھا اور کیلئے اس کے سینے پر سوار ہو کر ایک بار پھر اس کی گردن  
 جکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران نے اس کے دونوں بازو پکڑ  
 لیے تھے اور انھیں ایک دوسرے سے الگ رکھنے کے لیے زور  
 آزمائی شروع کر دی تھی۔ جوہا کی جھپٹ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا  
 کرنا چاہیے کچھ پتہ نہیں تھا۔ انھیں اس کے سر پر ہٹ ہی کر رکھ دی،  
 اور پھر کے برقی بھی تو کیوں کر سلی اس سے بڑی طرح چینی ہو گئی تھی  
 اور اس طرح کا پتہ ہی تھی جیسے ہٹ باری کا شکار ہو گئی ہو ٹیک  
 اسی وقت بہت سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی  
 دیں چل رہے تھے قریب ہوتی جا رہی تھیں۔ اتنے میں عمران اسے  
 ایک ہاتھ پر رکھ کر جھٹکا تھا۔ وہ پشت کے بل فرش پر گر پڑا۔  
 ساتھ ہی اسے آواز دے کر میں کوئی بھی جیسے کوئی بھاری ہتھ بہت  
 اونچائی سے زمین پر گر رہا ہو جیچ آؤی کر کے میں گھس آئے... کیلئے  
 ابھی مہدیا نہیں ہو پا رہا تھا کہ عمران نے اسے دوپٹ لیا اور اس  
 کے پٹ پر گھونٹے برسائے گئے تینوں فوار دھبہ تھے وہیں

اچانک سبلی مضطرب انداز میں بولی "جب پطرس تمھارے قابو میں آچکا تھا تو ہم کیسے بے ہوش ہو گئے تھے؟"

"وہ حماقت مجھ سے سرزد ہوئی تھی" عمران شراب کر بولا "میں نے تم دونوں کی پسندیدہ ڈشوں میں سرکاری ہنگ طیارہ ایتھا اور خود بے ہوش بن گیا تھا پھر مقررہ جہ پطرس کا ایک آپ آسانی سے ہو گیا تھا۔ جہیں اس عمارت میں پہنچا یا تھا۔ اس طرح یہاں کسی کو کالوں کا خبر چھوٹے بغیر جہاں کام بہ آسانی بن گیا پطرس بھی وہیں اسی لیے موجود تھا۔ اگر کسی طرح ہم تینوں کو بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے اور یہ لوگ مجھے اعتراضات دلی کریں پر بھجا دیں تو کوئی کچھ نہ بولا... اودھو سے آدی کا سر سینے پر ڈھک لایا تھا۔"

دوسرے دن سائیکو پینشن کے ساؤنڈ پرفٹ آڈیٹوریم میں خاصی چہل پہل تھی عمران سمیت مارے مہر موجود تھے صرف تنزیر غیر حاضر تھا... اسے اسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا۔  
"آج یہ پھر دولہا نہیں گئے۔" پٹشن خاور نے عمران پر نفرو چست کیا۔

"سال میں کسی بار نہ پڑتا ہے" عمران شراب کر بولا "لیکن جیسے انشورنس ایجنٹ کو اس پر ذرہ برابر بھی تشویش نہیں ہے۔" اچانک مائیکروفون سے آواز آئی "ٹینٹن۔"

یہ جو لیا کی ریکارڈنگ ہوئی آواز تھی اور ایک ٹوٹی پھوٹی ہوائی آواز آڈیو میں گونجنے لگی۔ جہاں ایک جردنی ایجنٹ نے ہم سے غدار کی تھی۔ اس نے اطلاع دی تھی کہ ایک شخص کچھ ہم غفلت لے کر ہمارے ملک میں داخل ہو رہا ہے اور یہ کافذات ہمارے بعض ملکی مفادات کے خلاف ہیں۔ وہ انٹرپورٹ سے آؤر کر لکھنؤ میں جہاں گاؤرا پنا ہرلین کیس ایک ایسے آدمی کے حوالے کرے گا جو وہاں پہلے سے موجود ہوگا۔ حالانکہ وہ محض ایک سازش تھی جو میرے ماتحتوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے کی گئی تھی۔

اور جس کا بنیادی مقصد مجھ تک پہنچنا تھا۔ کرنل ہولشوی اس سازش کا روح رواں تھا۔ سبلی محض اس لیے عمران کے پیچھے لگانی کوئی تھی کہ میرے ماتحتوں سے قریب رہ کر میری جستجو کر سکے کرنل ہولشوی جو بے حد خطرناک آدمی ہے۔ دس سال پہلے اس کی ٹانگیں ایک حادثے میں منقطع ہو گئی تھیں لیکن اب وہ پتھیلیوں کے بل ہرنوں کی طرح چوڑیاں بھر سکتا ہے۔ بہر حال اپنے اودھو سے بہن ہی کی بنا پر ایک غیر معمولی جسامت والے کیکڑیے کا روپ دھار سکتا ہے کیکڑیے کے اس مصنوعی خول کی پشت کے استر میں ہلٹ پڑ

لگے ہوئے تھے جن سے گولیاں اچٹ جاتی تھیں۔ اس روپ میں اسے نے درخیز قتل کیسے ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں خاصا ہراس پھیلا یا ہے۔ اس نے اعتراف کر لیا ہے کہ گنگنی بھی اسی کا شکار ہوا تھا... اور اب اب میں صرف جولیا نامنتر سے ناامید ہوں... لیکن تم سب کے سامنے اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا... پھر بھی اسے یہ غلط اپنے ذہن سے نکال دینا چاہیے کہ عمران ہی ایکس ٹو ہے۔"

عمران اپنے دونوں کان پکڑ پکڑ کر گانوں پر مضطرب مارنے لگا تھا۔ وہ سب خاموش تھے اور جولیا دوسری طرف منہ پھر کر کسی ایسے بچے کی طرح منڈرا رہی تھی جو یک بیک دوپٹے کی خواہش کا گلا گھونٹ دینے کی کوشش کر رہا ہو۔ ایکس ٹو کی لکڑی کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا۔

دفعہ عمران اپنی نائیں پیٹ پیٹ کر کہنے لگا "ہاں میرے کمیشن کی بات تو رہ ہی گئی... اب کیا ہوگا...؟" "پچاس روپے مجھے سے اُدھار لو اور ریس کو ریس کی طرف دوڑ جاؤ۔ آج کل تمھارے ستارے عروج پر ہیں۔" چوہان بولا۔

"جو کریں گھوڑے تو مجھے پسند نہیں کرتے۔" "انھیں بھی ساتھ لے جاؤ... خاور نے آنکھ مار کر جولیا کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھ کو کسی گھوڑے ہی کے حوالے کر کے خود گھر کی راہ لیں گی۔ خدا کی پناہ! اگر انھیں ان کے شبیہ پر یقین آجی جاتا تو کیا ہوتا۔ تم سب تو میک آپ کر کے غائب ہو گئے تھے۔" "تم لوگ بکواس بند کر دو۔" جولیا روڈنسی آواز میں پھل اور پیرڈنٹی ہوئی آڈیو سیم سے نکل گئی۔

عمران دونوں اکتوں سے مڑو بلے احمقانہ انداز میں اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔